سُنّی کونر
داستانِ ظلم و بربریت
مولانا سراج القادری بہرائچی
ناشر
غازی کتاب گھر
گنگول بازار، بہرائچ شریف، یوپی، انڈیا

۷۸۶/۹۲

سنی کوئز

داستانِ ظلم و بربریت

مولانا سراج القادری بہرائچی
بانی و مہتمم صابری یتیم خانہ جامعہ سرکار اعلیٰ حضرت
گنگول بازار بہرائچ شریف یو۔ پی (انڈیا)

غازی کتاب گھر
گنگول بازار، بہرائچ شریف (یوپی) انڈیا

نام کتاب : داستان ظلم و بربریت

مصنف : مولانا سراج القادری بہرائچی

سن اشاعت بارِ اول : ۲۰۱۳ء

تزئین وکمپوزنگ : محمد شاہد رضا نوری نجمی

متعلم : جامعہ حرا انجم العلوم، مہاپولی، بھیونڈی

تعداد : گیارہ سو (1100)

ہدیہ :

ملنے کے پتے

نیو سلور بک ایجنسی محمد علی روڈ ممبئی
ناز بک ڈپو محمد علی روڈ ممبئی
اقراء بک ڈپو محمد علی روڈ ممبئی
کتب خانہ امجدیہ دہلی
بک سٹی، محمد علی روڈ ممبئی
مکتبہ امام اعظم، دہلی
خواجہ بک ڈپو، دہلی
رضوی کتاب گھر۔ دھلی
تاج الشریعہ کتاب گھر، اورنگ آباد
شریفی کتاب گھر، چمبور
قادری بک ڈپو، نانپارہ
جمیل بک ڈپو بہرائچ
غازی بک ڈپو، بہرائچ
جامعہ وزیر العلوم گنگول بازار
مکتبۃ الحبیبیہ بگھی روڈ، گونڈہ
حافظ ملت کتاب گھر، بلرامپور
مکتبۃ المصطفی بریلی شریف

سرفروشانِ ہند

سوال : ۱۹۶۵ء کی ہند و پاک جنگ میں ناقابل فراموش کارنامہ انجام دے کر تاریخ کے رخ کو کس نڈر اور بے باک ہندوستانی سپاہی نے بدل دیا؟

جواب : عبدالحمید حولدار۔ جو کہ آزاد ہندوستان کی تاریخ کا وہ جوان ہے جس پر قوم ناز کرتی ہے اگر عبدالحمید نے جواں مردی کا مظاہرہ نہ کیا ہوتا تو جنگ کا انجام شاید مختلف ہوتا اور ہندوستان جغرافیہ میں الگ ہوتا۔ حالاں کہ اس شہید وطن کو عزت و وقار کا جو مقام حاصل ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ملا، مگر حبُّ الوطنی کی جو مثال اس بہادر فوجی نے قائم کی اس کی مثال کم از کم ہندوستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ (نئی دنیا دہلی، ۱۴/ اکتوبر تا ۲۰/ اکتوبر ۲۰۱۳ء ص: ۱۰)

سوال : عبدالحمید کون تھے؟

جواب : ضلع غازی آباد (اتر پردیش) کے دھرم پور گاؤں میں ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں ہندوستانی آرمی کو جوائن کیا اور صرف ۳۲ سال کی عمر میں ۸/ ستمبر ۱۹۶۵ء میں خود کو مادر وطن پر قربان کر دیا تھا۔ اس وقت ان کی شادی ہو چکی تھی اور رسولن بی بی شریک زندگی تھیں۔ والد کا نام محمد عثمان تھا اور وہ مسلمان درزی برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ (ایضا)

سوال : عبدالحمید حولدار کو کن کن اعزازات سے نوازا گیا؟

جواب : سب سے اعلیٰ فوجی اعزاز، پرم ویر چکر، سے بعد از مرگ ان کی بیوی رسولن بی بی نے صدر جمہوریہ کے ہاتھوں سے قبول کیا۔ ۲۸/ جنوری ۲۰۰۰ء کو حکومت ہند نے اس شہید وطن کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا جس کی قیمت تین روپے تھی۔ آبائی گاؤں دھرم پور میں ایک میموریل کا قیام حکومت کے تعاون سے عمل میں آیا۔ (ایضا)

سوال : اکثر فرقہ پرست لوگ شہید بھگت سنگھ کو خراج عقیدت پیش کرتے وقت کن دو عظیم سورماؤں کو تعصب کی بنیاد پر بھول جاتے ہیں؟

جواب : اشفاق اللہ خان اور رام پرساد بسمل کو۔ (آؤ ملت کو جگائیں، جون ر جولائی ر اگست، ۲۰۰۶ء ص: ۲۱)

سوال : اشفاق اللہ خان کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب : ۲۲/اکتوبر ۱۹۰۰ء سہارنپور میں۔ (ایضا)

سوال : آزادی کے متوالوں نے پنڈت رام پرساد بسمل کے گھر میں ایک خفیہ میٹنگ کی تھی بتایئے کب اور کیا تجویز تھی؟

جواب : ۸/اگست ۱۹۲۵ء کو یہ طے کیا گیا تھا کہ کل کاکوری اسٹیشن پر آنے والی ریل سے سرکاری خزانہ لوٹ لیا جائے چناں چہ ۹/اگست ۱۹۲۵ء کو ریلوے اسٹیشن کاکوری پر سرکاری خزانہ لوٹ کر صندوق کو توڑ ڈالا گیا چوں کہ اس وقت آزادی کی تحریک کو آگے بڑھانے کے لیے روپیوں کی سخت ضرورت تھی۔ راتوں رات اخبار کے ذریعے یہ خبر عام ہوئی، اشفاق اللہ خان کے ایک ساتھی کی چادر وہاں چھوٹ گئی تھی، اس چادر پر دھوبی کا نشان دیکھ کر سی آئی ڈی خفیہ پولیس نے پتہ لگایا۔ ایک سُنار بنارسی لال سہارنپور کا رہنے والا تھا گرفتار کرلیا گیا اور ایک بنگالی طالب علم نے پولیس کو بتا بھی دیا جس سے اشفاق اللہ خان اور اس کے ساتھی پنڈت رام پرساد بسمل گرفتار کر لیے گئے پھر ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ بعد میں یہ مقدمہ ۱۹۲۵ء میں چلایا گیا جو کاکوری ڈکیتی کیس کے نام سے جانا جاتا ہے۔
اشفاق اللہ خان کے ساتھ دوسرے ملزمین چندر شیکھر آزاد بھگت سنگھ، باکیشو ردت کنیہ لال، مراری لال اور کھودی رام تھے۔ ان سب کو ۱۹۲۷ء میں لکھنؤ میں حضرت گنج کی ایک عمارت میں جج بیلٹن نے پھانسی کی سزا دی۔ لوگ کہتے ہیں کہ پھانسی کے وقت اشفاق اللہ خان کی زبان پر قرآن پاک کی آیتیں تھیں۔ (ایضا)

نوٹ : صحیح یہ ہے کہ ۳/اگست ۱۹۲۶ء کو فیض آباد جیل میں پھانسی دی گئی۔ (قادری)

سوال : اشفاق اللہ خان کے ساتھیوں میں سے پنڈت رام پرساد بسمل جو کہ شاعر بھی تھے بتایئے وطن پر قربان ہونے والے بسمل نے پھانسی سے پہلے کون سے اشعار کہے تھے؟

جواب : سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
وقت آنے پر بتادیں گے تجھے اے آسماں

ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے
اے شہیدان وطن ظاہر ہے تیرے ولولے
تیری قربانی کے چرچے غیر کی محفل میں ہے (ایضا)

سوال : بتایئے مندرجہ ذیل اشعار کس کے ہیں؟

ہم نے سینچا لہو سے چمن دوستو + ہم کو پیارا ہے جہاں سے وطن دوستو
یہ تعصب کے بادل ہٹائیں گے ہم + ہم نے باندھا ہے سر سے کفن دوستو

جواب : ساغر اعظمی کے۔ (ایضا)

سوال : مجاہد آزادی میوارام گپت اشفاق اللہ خان کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب : اشفاق اللہ خاں کی وطن کی محبت، سچی دوستی اور وفاداری کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے۔ لوگ سرکار سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کی سزا کم کردی جائے مگر اس مجاہد نے اپیل کی کہ پنڈت رام پرساد بسمل کا کوئی قصور نہیں ہے سارا قصور میرا ہے کیوں کہ خزانہ میں نے ہی لوٹا ہے اس لیے رام پرساد بسمل کو پھانسی نہ دی جائے، اشفاق اللہ کے یہ الفاظ سچی دوستی ہندو مسلم یک جہتی کا ثبوت ہے۔ جوہر کانپوری نے کہا ہے کہ

؎ حویلی جھونپڑی سب کا مقدر پھوٹ جائے گا
اگر ساتھ ہندو و مسلموں کا چھوٹ جائے گا
دعا کرو کہ ہم میں پیار کے رشتے رہیں قائم
یہ رشتے ٹوٹ جائیں گے تو بھارت ٹوٹ جائے گا (ایضا،ص:۲۰/۲۱)

سوال : رام پرساد بسمل نے عدالت میں ایک شاعر کی زبان سے کیا کہا تھا؟

جواب : چمن والو اسیروں کی فقط اتنی تمنا ہے + بہار آئے تو تم اجڑے ہوؤں کو یاد کر لینا (ایضا،ص:۲۰)

سوال : پھانسی کے پھندے پر لٹکنے سے پہلے اشفاق اللہ خان نے انقلاب کے نعرے لگائے یہ بتایئے آخری خواہش کیا بیان کی تھی؟

جواب : کچھ آرزو نہیں ہے، ہے آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاکِ وطن کفن میں (ایضا)

سوال : سوامی شردھانند نے ۱۹۳۲ء کی ستیہ گرہ میں کانگریس کی طرف سے حصہ لیا انگریزوں کے قانون کے خلاف نفرت پھیلانے کے جرم میں جیل گیا مگر وقت سے پہلے ہی جیل سے باہر آ گیا ایسا کیوں ہوا؟

جواب : سوامی نے انگریزوں سے معافی مانگ لی تھی جس کی وجہ سے رہا کر دیا گیا۔ (ایضا،ص:۲۲)

سوال : آر ایس ایس کے جنم داتا ہیگڈے وار کے ساتھی گول ویلکر جس نے ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کے سپنے کو دیکھ کر ۱۹۳۹ء میں ایک کتاب لکھی جس کو آر ایس ایس کی گیتا کا نام دیا گیا بتایئے کتاب کا نام کیا ہے؟

جواب : بی۔ آر اور نیشنل ہوڈ ڈیمائنڈیڈ۔ اس کتاب میں ہندو بھاونا کو جگانے اور مسلمانوں سے نفرت کرنے کی بات لکھی گئی ہے۔ (ایضا،ص:۲۲)

سوال : مسلم لیگ کے محمد علی جناح نے ۱۹۴۰ میں پاکستان کی مانگ کن بنیاد پہ کی تھی؟

جواب : سوامی شردھانند اور آر ایس ایس سے تنگ آ کر اور مسلمانوں کو غیر محفوظ دیکھ کر۔ (ایضا)

سوال : ۱۸۵۷ء میں پٹنہ انقلابی جماعت کے قائدین پیر علی اور شیخ گھسیٹا کو ۷/ جولائی ۱۸۵۷ء کو چودہ (۱۴) ساتھیوں کے ساتھ درخت سے لٹکا کر پھانسی دی گئی ان سپوتوں کے نام بتایئے؟

جواب : (۱) پیر علی (۲) شیخ گھسیٹا (۳) غلام عباس (۴) جمن (۵) حاجی جان اونگھ (۶) رمضان (۷) پیر بخش (۸) وحید علی (۹) غلام علی (۱۰) محمد اختر (۱۱) اصغر علی (۱۲) نندلال کہار (۱۳) راحت علی (۱۴) چھوٹا یادو۔ (ایضا،ص:۲۳/۲۲)

سوال : ۱۰/ جولائی ۱۸۵۷ء کی بغاوت میں مردوں کے ساتھ ایک رقاصہ جو کانپور میں ناچنے گانے والی عورت تھی آزادی میں حصہ لے کر شہید ہو گئی اور اپنے گھنگروں کو وطن عزیز پر نچھاور کر دیا اس کا نام بتاؤ؟

جواب رقاصہ عزیزن بائی۔ میوہ رام گپت لکھتے ہیں کہ عزیزن بائی ان مردوں کو چوڑیاں پیش

کرتی تھی جو انگریزوں سے جنگ کرنے اور لڑنے میں گھبراتے تھے؟ (ایضاً، ص:۲۳)

سوال : لکھنؤ کے نواب واجد علی شاہ کی ملکہ بیگم حضرت محل نے انگریزوں سے صلح نہ کر کے اور اپنے شوہر و اہل خانہ یہاں تک کہ لکھنؤ کو کب خیر آباد کہہ دیا؟

جواب : ۱۴/ مارچ ۱۸۵۸ء کو۔ آخری مورچہ ۱۸۵۷ء میں ہوا تھا مگر گورکھے اور سکھ انگریزی فوج کی طرف سے لڑ رہے تھے لہذا پیشوا نانا صاحب کے ساتھ ۳۰/ دسمبر ۱۸۵۸ء میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نیپال کا رخ کیا جہاں ۲۱/ اکیس سالہ جلا وطنی میں گذار کر ۱۸۷۹ء میں بیگم حضرت محل فوت ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً، ص:۲۳)

سوال : بنگلہ دیش کب آزاد ہوا؟

جواب : ۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء کو۔

سوال : رام پرساد بسمل وطن کے نونہالوں کو حُبُّ الوطنی سے لبریز ہونے کی نصیحت کس طریقے سے کرتے ہیں؟

جواب : روا ہے بلبل شیدا چمن کے واسطے مرنا + وطن کے واسطے جینا وطن کے واسطے مرنا
وطن سے دور کیا پردیس جائیں حضرت بسمل + نہیں بہتر کہیں دو گز کفن کے واسطے مرنا

سوال : مولانا حسرت موہانی اپنی پوری زندگی تن کے گورے من کے کالے انگریزوں کے خلاف آزادی کی جنگ لڑتے رہے انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں آپ اپنے اشعار کے ذریعے انگریزوں کے خلاف لوگوں کو آزادی حاصل کرنے کا ولولہ و جوش پیدا کرتے ہوئے کیا کہتے ہیں؟

جواب : حُریتِ کامل کی قسم کھا کے اٹھے ہیں + اب سایۂ برٹش کی طرف جائیں گے کیا ہم
ابھی تم کو سمجھے نہیں اہل مغرب + بتا دو انہیں گرم پیکار ہو کر
تحریک حریت کو جو پایا قرین حق + ہر عہد میں معاون تحریک ہم رہے
روح آزاد ہے خیال آزاد + جسم حسرت کی قید ہے بیکار

سوال : مولانا حسرت موہانی کو انگریزوں کے تیار کردہ مال سے سخت نفرت تھی وہ سدیشی مال

کو زیادہ فوقیت دیتے تھے انہوں نے کئی مقامات پر سدیشی اسٹور کھلوائے اکبرالہ بادی نے موہانی کو اس مناسبت سے کون سے چند شعر لکھ کر بھیجے؟

جواب : تھا دل حسرت بھرا ارمان میں + ہم نے لکھ بھیجا انہیں موہان میں
بھائی صاحب رکھ دو تم اپنا قلم + ہاتھ میں لو اب تجارت کا علم
ہو چکی غیروں سے خویشی کی بہار + بس دکھاؤ اب سدیشی کی بہار

سوال : ڈاکٹر اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے انگریز حکومت کے خلاف لڑنے کا جو جوش و ولولہ پیدا کیا ان میں سے کچھ آپ سنایئے؟

جواب : وطن کی فکر کر نا داں مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے تذکرے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

سوال : جوش ملیح آبادی نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ ہندوستانیوں کو غلامی کی ذلتوں کا احساس دلایا اور انہیں غلامی کا طوق اتار پھینکنے کی ترغیب دلائی بتایئے کس انداز میں؟

جواب : سن اے بُستگانِ زلفِ ہستی + ندا کیا آ رہی ہے آسماں سے
کہ آزادی کا ہر لمحہ ہے بہتر + غلامی کی حیاتِ جاوداں سے

سوال : چند شعرا کے انقلابی اشعار سنایئے جو وطن کے جوانوں کو للکارنے کے لیے پڑھے گئے؟

جواب : بڑھو بہادر و بڑھو علم وطن کا کھول کر
کرو مقابلہ عدو کا تیغ تول تول کر
مقابلہ ہو موت سے تو موت شرمسار ہو
غنیم کو ڈھکیل دو عدو کے سر پہ جا چڑھو
ظفر تمہارے ہاتھ ہے بڑھے چلو بڑھے چلو

(وقار انبالوی)

آخری تاجدار اور ہندوستان کے پہلی جنگ آزادی کے سپہ سالار بہادر شاہ ظفر عالم اسیری میں رنگون جاتے ہوئے خاک وطن سے ہمیشہ کے لیے بچھڑنے کا افسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لیے + دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

نوجوانوں ہمیں بیدا ہونا چاہیے + دیش سیوا کے لیے تیار ہونا چاہیے (نوبہار صابر)

کس زباں سے کہہ رہے ہو آج یہ سوداگرو

دہر میں انسانیت کے نام کو اونچا کرو

اک کہانی وقت لکھے گا نئے مضمون کی

جس کی سرخی کو ضرورت ہے تمہارے خون کی (جوش ملیح آبادی)

ہوتی ہیں آزاد قومیں سر کٹا دینے کے بعد

خوف دل سے یک دم بالکل ہٹا دینے کے بعد (ماہر)

(ماہنامہ کنزالایمان دہلی، اگست ۲۰۱۱ء)

جنگ آزادی میں علمائے حق کی قربانیاں

عزت سے ہم بھی جینے کے حق دار ہیں یہاں

شامل ہمارا خون بھی قربانیوں میں ہے

سوال : دہلی پر قبضہ کرنے کے بعد سب سے پہلے انگریزوں نے کیا؟

جواب : دہلی کی کل آبادی کو شہر سے نکال دیا۔ ایک ماہ بعد ہندوؤں کو اپنی دولت کا دس فیصد حکومت کو دینے کے بعد داخلہ کی اجازت ملی، جب کہ مسلمانوں کا داخلہ سات ماہ بعد اپریل ۱۸۵۸ء میں اپنی دولت کا ۲۵ر فیصد ادا کرنے پر ہی ہوسکا۔ بہت سوں کو جائیداد سے محروم کردیا، لال قلعہ کی دیوار سے چار سو گز تک کی عمارتیں حفاظتی نقطۂ نظر سے مسمار کرنے کی وجہ سے سیکڑوں اپنے آشیانوں سے محروم ہوگئے۔

(راشٹریہ سہارا اردو جنگ آزادی نمبر، ۱۵ر اگست ۲۰۰۶)

سوال : انگریزوں نے مجاہدین کو سزا دینے کا وحشیانہ اور ظالمانہ طریقہ کون سا اپنایا؟

جواب : ایک اندازہ کے مطابق ۱۸۵۷ء میں پانچ لاکھ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں، جو بھی معزز مسلمان انگریزوں کے ہاتھ لگ گیا اس کو ہاتھی پر بٹھایا گیا اور درخت کے نیچے لے گئے، پھندا اس کی گردن پر ڈال کر ہاتھی کو آگے بڑھایا گیا، لاشیں پھندے میں جھول گئیں، آنکھیں اُبل پڑیں، زبان منھ سے باہر نکل آئی۔ (ایضا، ص:۴۳)

ایک ہندوستانی مؤرخ کے بقول جو یہ درد بھری داستان لکھتا ہے کہ دہلی کے گلی کوچوں میں پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ انگریزوں کی یہ حالت تھی کہ جو نوجوان بھی نظر آجاتا تھا اسے باغی قرار دے کر پھانسی پر لٹکا دیتے تھے۔ یہ قتل عام ایک دو دن نہیں بلکہ مہینوں جاری رہا، تقریباً چھبیس ہزار نوجوانوں کو صرف دہلی میں پھانسی پر لٹکایا گیا جو گولیوں سے شہید ہوئے ان کا کوئی شمار نہیں۔ (انقلاب کی خونی تاریخ، ص:۱۰۴)

سوال : ہندی کوٹن علماء حق پر ہونے والے مظالم اور تختۂ دار و رسن پر لٹکائے جانے والوں کے بارے میں کیا لکھتا ہے؟

جواب : دہلی دروازہ سے پشاور تک گرین ٹرنک روڈ کے دونوں جانب شاید ہی کوئی خوش قسمت درخت ہو جس پر انقلاب ۱۸۵۷ء کے ردِعمل اور اسے کچلنے کے لیے ہم نے ایک یا دو عالم دین کو پھانسی پر لٹکایا ہو۔ ایک اندازہ کے مطابق ۲۲ ہزار علماء کو پھانسی دی گئی۔ (ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء، ص۲۳/ راشٹریہ سہارا جنگ آزادی نمبر ۲۰۰۶ء)

مسٹر ارسل اپنی ڈائری میں لکھتا ہے کہ کبھی کبھی مسلمانوں کو مارنے سے پہلے انھیں سور کی کھال میں سِل دیا جاتا تھا اور اسی طرح ہندوؤں کو بھی مذہبی دل آزاری کے بعد قتل کیا جاتا ہے۔ (انگریزوں کا شرمناک دورِ حکومت، ص:۱۵۸/۵۹)

سوال : شہید ملت عاشق رسول مولانا سید کفایت علی کافی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتایئے؟

جواب : نگینہ ضلع بجنور یوپی کے سادات خاندان کے چشم و چراغ بڑے عالم دین مشہور شاعر

اور مجاہد آزادی تھے۔ اس وقت کے علماء بریلی اور بدایوں سے علم حاصل کیا۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کافی کو سلطان نعت گویاں کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

مہکا ہے میرے بوئے دہن سے عالم
ہاں نغمہ شیریں نہیں تلخی سے بہم
کافی سلطان نعت گویاں ہے رضا
ان شاء اللہ میں وزیر اعظم

دوسری جگہ فرماتے ہیں ''مولانا کافی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت آٹھ برس کی عمر میں مجھے خواب میں ہوئی، میری پیدائش کے گیارہ مہینوں کے بعد مولانا کافی کو پھانسی ہوئی۔

(الملفوظ، دوم، ص:۴۶)

آزادی کے صدر ہیرو و مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر آپ کی عزت کرتے تھے اور وہ آپ سے عقیدت وانسیت رکھتے تھے۔ انگریزوں کے خلاف جہاد میں جن مقتدر ہستیوں سے بادشاہ نے مشورہ کیا تھا اس میں آپ کا نام نامی بھی شامل ہے۔ جنرل بخت خاں، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی، مولانا سبحان علی، شیخ افضل صدیقی کے ساتھ انگریزوں سے معرکہ آرائی میں آپ پیش پیش رہے۔ جب جنرل بخت خاں جانباز مجاہدین کا دستہ لے کر مراد آباد پہنچے تو آپ ہی اول دستہ کے رہنما اور پیشوا تھے۔ آپ نے انگریزوں کے خلاف فتوئ جہاد جاری کیا اور اس کی متعدد جگہیں نقلیں بھیجیں۔ بعض جگہ خود تشریف لے گئے۔ آپ کے فتوئ جاری کرنے سے روہیل کھنڈ میں آزادی کی جنگ اور تیز ہوگئی اور مجاہدین میں جوش وخروش بڑھ گیا۔ مراد آباد کی تحریک آزادی کے آپ ہی روحِ رواں تھے۔ جب مراد آباد میں آزاد حکومت قائم ہوئی تو آپ امیر شریعت مقرر ہوئے۔ (ماہنامہ کنز الایمان دہلی، اگست ۲۰۱۱، ص: ۲۰/۲۱)

۲۵/اپریل ۱۸۵۸ء کو مراد آباد پر جب انگریزوں کا دوبارہ قبضہ ہوا تو مولانا

کافی ۱۶ ار رمضان ۱۲۷۴ھ/۳۰ راپریل ۱۸۵۸ء کو گرفتار کر لیے گئے۔ مختلف دفعات لگا کر آپ کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ بقول سید محبوب حسین سبزواری کے اس غیر منظّم جہاد کو ناکام کرنے کے لیے نواب رام پور اور کچھ مقامی غداروں کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ اس ناکامی کے نتیجہ میں مسلمانان مراد آباد کو بقول سر سید احمد خان جس تباہی اور بربادی کا سامنا جیل کے کرنا پڑا وہ ناقابل بیان ہے۔

شکست وفتح قسمت سے ہے و لے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

اس وقت انگریزوں نے غداروں کو ایک اور لالچ یہ دے رکھا تھا کہ جو شخص کسی مجاہد کو گرفتار کرائے گا اور پھانسی دلوائے گا اس کی جائیداد کا بڑا حصہ اس غدار کو دے دیا جائے گا۔ اس لالچ کا نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی ایسا مجاہد نہیں بچا جس کو غداروں نے گرفتار کروا کے پھانسی نہ دلوادی ہو۔ (ماہنامہ کنز الایمان دہلی، اگست ۲۰۱۱ء، ص: ۲۰/۲۱)

سوال : مولانا کافی کو کس جیل میں پھانسی دی گئی؟

جواب : مولانا کافی کو مراد آباد جیل کے سامنے مجمع عام کے روبرو پھانسی دی گئی اور جیل کے عقب میں دفن کیا گیا۔ جس وقت آپ کو پھانسی کے لیے لے جایا جارہا تھا آپ عشقِ نبی میں سرشار تھے اور عشق میں ڈوبی ہوئی اپنی یہ نعت گنگناتے جارہے تھے۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا
ہم سفیرو! باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا
جو پڑھے گا صاحب لولاک کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا
سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک

نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

سوال : ہندوستان کے قدیم باشندوں کے مذہب اور ان کے رُسومات وروایات کا مسلم حکمرانوں نے کس طرح خیال رکھا؟

جواب : پہلے مسلم حکمراں محمد بن قاسم نے جب سندھ پر قبضہ کیا تو اس نے حکومت کی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت میں ہر شخص مذہبی معاملات میں آزاد ہوگا جو چاہے اسلام قبول کرے اور جو چاہے اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے۔ ہماری طرف سے کوئی تعرض نہ ہوگا۔

(ہندوستان پر مسلم حکومت۔ مفتی شوکت علی فہمی، ص:۹۷)

☆ ہمایوں نے ہمیشہ ہندو راجاؤں کو خوش رکھنے کی کوشش کی۔ (ہندوستان پر مغلیہ حکومت، ص:۳۷)

☆ اکبر بادشاہ راکھی بندھواتا تھا، اکبر نے راجا بھگوان داس اور راجہ مان سنگھ کو بڑے بڑے عہدے عطا کیے، اس کے دور میں راجہ مان سنگھ بہار اور بنگال کا گورنر تھا۔

☆ جہانگیر کا دور ہمیشہ فرقہ پرستی سے دور رہا، اس نے دل کھول کر ہندوؤں کو نوازا، بڑے بڑے مندر تعمیر ہوئے، بندرابن میں گوبند دیوی کا مندر جہانگیر نے تعمیر کروایا وہ شوراتری کے موقعہ پر بڑے بڑے اکبر کی طرح جوگیوں کو محل میں بلواتا تھا اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا تھا، دسہرہ کا جشن اس کے یہاں شاندار طریقے سے منایا جاتا تھا۔

☆ اورنگ زیب علیہ الرحمہ کا سب سے بڑا فوجی جنرل راجہ جے سنگھ تھا۔ راجہ جسونت سنگھ اورنگ زیب کا سخت دشمن تھا مگر صلح ہونے کے بعد اسے کابل کا گورنر بنادیا۔ (ایضا)

☆ فتح علی ٹیپو سلطان کو انگریز مؤرخوں نے ایک ایسے مذہبی ظالم حکمراں کے روپ میں دکھایا ہے جس نے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا۔ لیکن وہ ہرگز ایسا نہیں تھا، اپنی ہندو رعایا سے نہایت رواداری اور باہمی یگانگت کے روابط تھے، میسور کے محکمۂ آثار قدیمہ میں اس کے تیس خطوط محفوظ ہیں جو سری نگیری مٹھ کے شنکر اچاریہ کو لکھے گئے تھے۔ (اسلام اینڈ کلچر، ص:۳۷۔ بحوالہ ماہنامہ کنزالایمان دہلی، اگست ۲۰۱۱ء)

☆ سلطان ٹیپو نے اپنی غیر مسلم رعایا کے ساتھ منصفانہ اور فراخدلی کا برتاؤ تھا۔ ایک سو چھپن (۱۵۶) مندروں کو زمین اور وظیفے دیے تھے، ان کا وزیر اعظم ہندو تھا، ان کے اٹھارہ میں سے سات فوجی جنرل ہندو تھے۔ (سہ روزہ دعوت ہندوستانی، مسلمان نمبر، ص:۶ ۲۸/۳، مارچ/۱۹۹۹ء، بحوالہ ایضا)

سوال : علامہ فضل حق خیر آبادی کے بارے میں بتایئے؟

جواب : علامہ فضل حق خیر آبادی کی پیدائش ۱۷۹۷ء کے وقت عملاً انگریز ملک کے وسیع رقبے پر حکمراں تھے جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو سلطان ٹیپو کی شہادت کا اور شکست کا واقعہ تازہ تھا۔ عیسائی پادری اور مذہبی پیشوا کمپنی کی کامیابی میں اپنی مذہبی کامیابی بھی سمجھتے ہوئے تیزی کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کے لیے لالچ، دباؤ اور جبر جیسے حربے استعمال کر رہے تھے۔ علامہ کے والد فضل امام صدر الصدور جیسے اعلیٰ منصب پر متمکن تھے۔ خاندانی وجاہت کے ساتھ علم و فضل کی عظمت بھی آپ کے ساتھ تھی۔ بذات خود علامہ فضل حق زیرک اور علوم مروجہ سے مزین تھے۔ والد کے مشورہ پر دہلی میں آفس ریذیڈنٹ میں سر رشتہ دار ایسٹ انڈیا کمپنی میں ۱۸۱۵ء میں ملازمت اختیار کی۔ چند سال بعد ملازمت سے علاحدگی اختیار کی۔ ہندوستانی معیشت کی تباہی کی انگریزی پالیسی سے خطرہ محسوس ہوا۔ زبردست عالم دین اور مدبر ہونے کی وجہ سے انہیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ انگریزوں کے بڑھتے اقتدار میں مسلمانوں کے لیے پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد الور سے دہلی پہنچ گئے۔ دہلی پہنچ کر انہیں اس بات پر مایوسی ہوئی کہ شہزادے ایک دوسرے کے حریف بنے ہوئے ہیں۔ بہادر شاہ ظفر کو مشورہ دینے والوں میں بعض نامخلص حضرات بھی شامل ہیں۔ خزانہ خالی ہے اور سپاہیوں کو غذا اور رسد کی کمی کا سامنا ہے۔ شہر کو انگریزوں سے خالی تو کرالیا گیا مگر اندرونِ شہر انتشار کا عالم ہے۔ انگریزوں کے پھٹوؤں کا بھی دہلی میں ایک گروہ ہے۔ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی انہوں نے اپنی ذہنیت اور تجربہ کا استعمال

کرتے ہوئے تقویت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ تفصیل کے لیے باغی ہندوستان، ص ۲۶۸ کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کا مشہور فتویٰ جو دہلی کے اہم علماء کے دستخط سے انگریزوں کے خلاف جہاد کے لیے جاری ہوا جس میں علامہ نے اہم کردار ادا کیا اور جامع مسجد میں اہم تقریر کی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے شہریوں اور فوجیوں میں نیا جوش پیدا کر دیا پھر تو نوّے ہزار ہندوستانی سپاہی اور فوجی دہلی میں جمع ہو کر اپنے ملک وقوم کو وقار اور خود مختاری کے لیے کمربستہ ہو گئے۔ علامہ کے بدخواہوں سے انگریزوں کو یہ خبر فراہم ہوئی، جس کی وجہ سے آپ گرفتار ہوئے اور سخت سزاؤں سے دوچار ہوئے اور آخر میں شہید کر دیے گئے۔ چناں چہ تیس جنوری ۱۸۵۹ء کو آپ گرفتار ہوئے، مقدمہ کی کاروائی کے بعد کالے پانی کی سزا اور وہیں پر ۲۰ راگست ۱۸۶۱ء کو بعمر ۶۴ سال انتقال فرمایا اور اسی جزیرے میں دفن کیے گئے

(ماہنامہ کنز الایمان دہلی، اگست ۲۰۱۱ء)

داستان ظلم و بربریت

سوال : ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا؟

جواب : ۱۱ر جنوری ۱۶۱۳ء کو۔

سوال : فارسی سرکاری زبان ختم کر کے انگریزی کو رائج کب کیا گیا؟

جواب : ۱۸۳۵ء میں۔

سوال : جنت البقیع کے مزارات جن میں حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر بھی شامل ہے سعودی گورنمنٹ نے کس سنہ میں مسمار کروایا؟

جواب : ۱۹۲۶ء میں۔

سوال : پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ولادت پر سعودی گورنمنٹ نے کیا قائم کیا ہے؟

جواب : لائبریری۔

سوال : کسی عربی فارسی خواں کو ملازمت نہیں ملے گی، یہ فرمان کس کی جانب سے کب جاری ہوا؟

جواب : ۱۸۴۴ء میں لارڈ ہارڈنگ کی جانب سے۔
سوال : جمعہ کی چھٹی کب ختم کردی گئی؟
جواب : ۱۸۵۷ء میں۔
سوال : عدالتِ عالیہ ختم کر کے ہائی کورٹ کا قیام کب عمل میں آیا؟
جواب : ۱۸۶۴ء میں۔
سوال : اجودھیا میں قربانی گاؤ پر فساد کس سنہ میں ہوا تھا؟
جواب : ۱۹۱۳ء میں۔
سوال : ۱۹۱۴ء میں گائے کی قربانی پر فساد کس شہر میں ہوا تھا؟
جواب : مظفر آباد میں۔
سوال : ہندوستان کے ان چاروں مقامات کی نشاندہی کیجیے جہاں ۱۹۱۷ء میں اس قدر بڑے پیمانے پر فسادات ہوئے تھے جن کی نظیر اس دور میں نہیں ملتی؟
جواب : آگرہ، شاہ آباد، بلیا، اعظم گڈھ۔
سوال : گاؤکشی موقوف کردینے کی ناپاک کوشش دسویں صدی ہجری میں بھی ہوئی تھی، بتائیے کس کے دور سلطنت میں؟
جواب : اکبر بادشاہ کے عہد میں۔
سوال : بھارت پر مسلمانوں نے کتنے دنوں تک حکومت کی؟
جواب : تقریباً نو سال تک۔
سوال : ہندوستان میں کس صوبہ کی زمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی وادیوں اور اس کے دشت وجبل میں سب سے پہلے توحید الٰہی کی صدائیں گونجی ہیں؟
جواب : صوبۂ گجرات کی سرزمین کو۔ (دہشت گرد)
سوال : عروجِ ممبئی سے پہلے گجرات کا کون سا شہر باب کعبہ کہلاتا تھا؟
جواب : شہر سورت، چوں کہ ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ اوسط ایشیاء اور مشرقِ بعید کے ممالک

سے آنے والے مشتاقان حرم کی یہ پہلی منزل تھی؟

سوال : گجرات فساد کے موقعہ پر شر پسند ہندوؤں نے تقریباً ۶۸ مسلمانوں کو تلواروں سے ، کاٹ کر دریا میں ڈال دیا تھا یہ واقعہ کس گاؤں کا ہے؟

جواب : نرودا پاٹیا کا۔　(ایضا)

نوٹ : لہولہان گجرات کے زخموں سے آج بھی خون ٹپک رہا ہے اور آستین کا لہو انصاف فراہم کرنے کے دعویداروں کو چیخ چیخ کر آواز دے رہا ہے۔ مگر

ے وہی قاتل وہی شاہد وہی منصف ٹھہرے
اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

سوال : اپنا گناہ چھپانے کے لیے بے گناہ مسلمانوں کی بے گور و کفن لاشیں اجتماعی طور پر دفن کرنے کی واردات گجرات کے کس ضلع میں ہوئی؟

جواب : پنج محل ضلع میں جہاں رونگٹے کھڑے کر دینے والے دنوں کی بازگشت اجتماعی قبروں کے برآمد ہونے پر محسوس کی گئی۔ (ایضا)

ے قلم والو! سیاسی ظلم کی روداد لکھ دینا
قیامت جب بھی لکھنا ہو تو گجرات لکھ دینا

سوال : گجرات فساد میں بڑودہ کی بیسٹ بیکری پر یکم مارچ ۲۰۰۲ء کو مقامی ہندوؤں نے حملہ کر کے کتنے انسانوں کو زندہ جلا دیا تھا؟

جواب : اخباری رپورٹ کے مطابق چودہ مسلمانوں کو۔　(دہشت گرد)

سوال : ہندوستان کے مشہور شہر ایودھیا کی تاریخی بابری مسجد کب تعمیر ہوئی تھی؟

جواب : ۱۵۲۸ء میں۔

سوال : بابری مسجد کے متعلق تنازعہ کے سلسلے میں کچھ بتائیے؟

جواب : ۱۸۵۵ء میں پہلی بار انگریز کی سازش سے ہندو مسلم کے درمیان بابری مسجد کو لے کر تنازعہ پیدا ہوا۔ ہندوؤں نے ہنومان گڑھی پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۵۸ء میں ایک ہندو نے

بابری مسجد کے محراب و ممبر کو نقصان پہونچایا۔ پہلی بار ۱۸۵۸ء کو کچہری میں مقدمہ درج ہوا۔

تنازعہ کا نقطۂ عروج:۔ بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا تنازعہ اس وقت تیز ہوا جب برطانوی حکومت کی نگرانی میں فیض آباد ضلع کا گزٹ تیار ہوا۔ اس گزٹ میں یہ تحریر لکھی گئی کہ بابر کے دور میں رام جنم بھومی کو توڑ کر بابری مسجد بنائی گئی۔ اسی گزٹ کی شہادت پر ۱۸۸۳ء میں ہندوؤں نے بابری مسجد کے پاس رام جنم استھان کے نام پر راتوں رات چبوترہ بنادیا۔ لیکن ڈپٹی کمشنر فیض آباد نے چبوترے پر مندر کی تعمیر کی درخواست مسترد کردی۔ اسی تاریخ سے رام جنم بھومی اور بابری مسجد کا تنازعہ طول پکڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ۲۲/۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب میں ہنومان گڑھی کے مہنت ابھے رام نے اپنے چیلوں کے ساتھ مل کر بابری مسجد میں گھس کر مورتیاں رکھ دیں۔ جس کے خلاف ایک ہندو کانسٹبل ماتو پرساد نے تھانے میں رپورٹ درج کرائی۔ سٹی مجسٹریٹ کرشن کمار ناتر نے مسجد اور اس سے متصل قبرستان کو قرق کرلیا اور ریسیور مقرر کرکے مسجد میں تالا ڈلوادیا۔ جب کہ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ء سے قبل مسلمان بابری مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ اسی تاریخ سے مسلمان اپنی کوششوں میں ناکام ہوتے رہے۔ ناکامی کا دوسرا مرحلہ یکم فروری ۱۹۸۶ء کو اس طرح سے پیش آیا کہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا وہ تنازعہ جو ہائی کورٹ کے سرد خانے میں دبا ہوا تھا لیکن فرقہ پرست ہندوؤں کی سازش سے ضلع مجسٹریٹ ٹی کے پانڈے کی سفارش پر ڈسٹرکٹ جج ''کے۔ ایم پانڈے'' نے مسلم فریق کی رائے چاہے بغیر یو ایس پانڈے کی عرض داشت پر ہندوؤں کو عام پوجا پاٹ کرنے کے لیے بابری مسجد کا تالا کھلوادیا۔ تالا کھلتے ہی پورے ملک میں واویلا مچ گیا اور پورا ہندوستان بارود کے ڈھیر پر کھڑا ہوگیا اور اسی تاریخ سے ہندو دہشت گردی شروع ہوگئی۔ مسلمانوں نے صرف قانونی چارہ جوئی سے کام لیا۔ قانون کو کبھی بھی اپنے ہاتھ میں نہیں لیا اور نہ ہی

قانون شکنی کا مظاہرہ کیا لیکن ہندوؤں نے بابری مسجد کا تالا کھلتے ہی اپنی دہشت گردی کا وہ ننگا ناچ ناچا کہ ۶ ؍دسمبر ۱۹۹۲ء کو فرقہ پرست ہندوؤں نے بابری مسجد کو نیست ونابود کردیا۔ اب ذرا غور کیجئے کہ ۱۵۲۸ء میں بابری مسجد تعمیر ہوئی۔ تقریباً تین سوسال بعد رام جنم بھومی کا دعویٰ کیا گیا۔ ان تین سوسال کے طویل عرصہ میں کوئی رام بھگت نہیں تھا کہ جو رام جنم بھومی کے توڑنے یا گرانے کا مقدمہ دائر کرتا؟ برٹش حکومت کے دوران ہی کیوں ایسا ہوا؟ دعویٰ کا ثبوت پیش نہ کرنے کی بنیاد پر انگریز حکومت نے بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ مسلمان اس میں نماز پڑھتے رہے۔ لیکن جب ہندوستان انگریز حکومت سے آزاد ہوا اور کانگریس کی حکومت بنی تو پنڈت جواہر لال نہرو کے اشارے پر مسجد میں تالا پڑ گیا۔ پھر راجیو گاندھی کے دور میں تالا کھولا گیا اور نرسمہا راؤ کی حکومت میں تاریخی مسجد کو مسمار کردیا گیا۔ ۱۹۹۲ء سے آج ۲۰۱۳ء تک مسلمان بابری مسجد کی دوبارہ تعمیر تو کیا اس زمین کو حاصل بھی نہ کرسکے۔ اس کے برخلاف ہندو اس جگہ جاکر کھلے عام پوجا پاٹ کررہے ہیں۔ ہندوستان کے جمہوری قانون میں یہ ہندو دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے؟ اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو بابری مسجد کا نام ہی نہیں بلکہ اجودھیا کی پوری زمین پر پریکرما ہورہی ہے۔ آر ایس ایس، وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل جیسے فرقہ پرست تنظیموں نے موجودہ حکومت کو چیلنج دیتے ہوئے صاف اعلان کردیا کہ ہر حال میں ہم لوگ ۲۵ ؍اگست ۲۰۱۳ سے ۱۱ ؍ستمبر تک ''چوراسی کوسی پریکرما'' کریں گے۔ ہے کسی کا دم تو ہمیں روک کر دکھائے۔ اس طرح کے اعلان اور چیلنج کو دہشت گردی نہ کہا جائے گا تو اور کیا کہا جائے گا؟ یہ ملائم سنگھ اور اکھلیش یادو کی جمہوریت پسندی کی بات ہے کہ انہوں نے مکمل طور سے پریکرما پر پابندی عائد کردی اور دہشت پھیلانے والے نیتا اور سادھو سنتوں کو گرفتار کرلیا اور جیل کے اندر ڈھکیل دیا۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، ص: ۴۷، ماہ اکتوبر ۲۰۱۳ء۔ تحریر ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف)

سوال : بابری مسجد کے فرش نے کتنے سو سال تک اللہ کے نیک بندوں کی پیشانیوں کا بوسہ لیا؟

جواب : ساڑھے چار سو سال سے زائد عرصہ تک۔

سوال : ہندوستان کے مشہور شہر اجودھیا کی تاریخی بابری مسجد کب شہید کی گئی؟

جواب : ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء کو۔

نوٹ : افسوس ملک کی جمہور حکومت خاموش تماشائی بنی رہی اور شرپسندوں نے مسجد کو شہید کر ڈالا۔

سوال : بابری مسجد کا تالا کب کھولا گیا؟

جواب : یکم فروری ۱۹۶۸ء کو ضلع مجسٹریٹ نے شام ۴ بج کر ۴۰ منٹ پر ایک طرفہ فیصلہ کر کے ۵ بج کر ۱۹ منٹ پر رام جنم بھومی قرار دیتے ہوئے تالا کھول دیا۔

سوال : مظفر نگر میں کن تاریخوں میں بڑے پیمانے پر مسلمان لڑکیوں کی عصمت دری ہوئی؟

جواب : ۷/دسمبر ۸/دسمبر ۲۰۱۳ء کو جن میں ۳۵/۴۰ سال کی عمر کی کئی کئی بچیوں والی مائیں بھی شامل ہیں اور ۱۷/۱۸ سال کی لڑکیاں بھی اور بہت سی لڑکیاں غائب ہیں۔ مظفر نگر کے کئی گاؤں میں شیطانوں نے حیوانیت کا ننگا ناچ دکھایا ہے یہاں تک کہ کئی جوان اور بوڑھے دنگائیوں نے مل کر ایک ایک لڑکی کی عزت لوٹی ہے۔ دوران فساد مسلمان لٹتے رہے، کٹتے رہے مگر پولیس کھڑی تماشہ دیکھتی رہی۔ سیکولر ہونے کا دعویٰ کرنے والے ملائم سنگھ اور ان کے بیٹے وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو بے بسی کا اظہار کرتے رہے۔

(ہفت روزہ نئی دنیا دہلی، ۷ تا ۱۳/اکتوبر ۲۰۱۳ء)

سوال : ظالم پی اے سی نے میرٹھ میں کب انسانی خون کی ندیاں بہائیں؟

جواب ۲۲/۲۳ مئی میں ۱۹۸۷ء میں۔ (بابری مسجد کی شہادت اور تعمیر نو، ص ۲۲)

سوال : بدایوں سے چلنے والی ایک ٹرین کو روک کر تقریباً سو انسانوں کو لاٹھی، بلّم اور کدال پھاوڑے سے شہید کر دیا گیا۔ بتائیے یہ حادثہ کب رونما ہوا؟

جواب : ستمبر ۱۹۸۹ء کے آخری ہفتہ میں۔ (ایضاً)

سوال : ہندوستانی پارلیمنٹ پر دہشت گردوں نے کب حملہ کیا؟

جواب : ۱۳ر دسمبر ۲۰۰۱ء کو۔ انڈین گورنمنٹ کی وزرات داخلہ کے اندر سکریٹری کی خدمات انجام دینے والے ''مسٹر منی'' کا کہنا ہے کہ اس وقت کی این ڈی اے حکومت نے کروایا تھا تا کہ مسلمانوں کے خلاف پوٹا جیسے سخت گیر قانون کی راہ ہموار ہو سکے۔

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، ص:۱۴، ماہ اکتوبر ۲۰۱۳ء)

سوال : پارلیمنٹ حملے ہی کے طرز پر ممبئی پر بڑے پیمانے پر دہشت گردانہ حملے کب ہوئے؟

جواب : ۲۶ر نومبر ۲۰۰۸ء کو۔ (اس حملے میں اے، ٹی، ایس کے سربراہ ہیمنت کرکرے جو ایک ایماندار آفیسر تھے مارے گئے) (ایضا)

نوٹ : ہیمنت کرکرے وہ پہلا آفیسر ہے جس نے مالیگاؤں، مکہ مسجد، سمجھوتہ ایکسپریس اور درگاہ سلطان الہند اجمیر مقدس میں ہونے والے بم دھماکوں کی حقیقت کو اجاگر کرتے ہوئے ان حملوں اور ان جیسے دوسرے حملوں میں بھگوا دہشت گردوں کی شمولیت کو ثبوتوں کے ساتھ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ (ایضا)

سوال : راجستھان کے گوپال گنج میں مسلمانوں کا قتل عام کب ہوا؟

جواب : ۲۰۱۱ء میں۔

سوال : بتائیے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق پر بم باری کس سن میں کی؟

جواب : ۱۹۹۱ء میں (جارج بش کے زمانے میں)۔

سوال : امریکہ کے ذریعہ لیبیا پر بمباری کب ہوئی؟

جواب : ۱۹۸۵ء میں۔ (دہشت گرد، ص:۲۲)

سوال : امریکہ نے لبنان پر بمباری کب کی؟

جواب : ۱۹۸۲ء میں۔ (دہشت گرد، ص:۲۲)

سوال : مصریوں پر نہر سوئز کی وجہ سے اسرائیل کو آگے بڑھا کر برطانیہ اور فرانس نے کب بمباری کی؟

جواب : ۱۹۵۶ء میں۔ (دہشت گرد، ص:۲۲)

سوال : امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگون پر حملے کب ہوئے؟

جواب : ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء میں۔ (دہشت گرد، ص: ۳۵)

سوال : بوسنیا پر امریکہ نے بمباری کس سن عیسوی میں کی؟

جواب : ۱۹۹۸ء میں۔ (دہشت گرد، ص ۳۵)

سوال : آنجہانی اندرا گاندھی کا قتل کب ہوا؟

جواب : ۳۱؍اکتوبر ۱۹۸۴ء میں۔

سوال : راجیو گاندھی کو تمل ٹائیگرس نے کب قتل کیا؟

جواب : ۲۱؍مئی ۱۹۹۱ء کو۔

سوال : سکھوں نے انگریزی حکومت کی سرپرستی میں لاہور کی مسجد شہید گنج کو ظلماً کب شہید کر دیا تھا؟

جواب : ۱۹۵۳ء میں۔

سوال : کانپور مچھلی بازار کی مسجد کا سانحہ کب درپیش ہوا جس میں مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا تھا؟

جواب : ۱۹۱۳ء میں۔

نوٹ : جامع مسجد کا مشرقی حصہ سڑک نکالتے وقت حکومت نے سڑک میں دبا لیا تھا اس کے خلاف احتجاج کرنے والوں پر ۳؍اگست ۱۹۱۳ء کو گولیاں چلائی گئی تھیں۔

سوال : سابرمتی ایکسپریس جلانے کا دہشت ناک واقعہ کب پیش آیا؟

جواب : ۲۷؍فروری ۲۰۰۲ء کو۔

نوٹ : شرپسندوں نے ۲۸؍فروری ۲۰۰۲ء کو صوبۂ گجرات میں قیامت برپا کر دیا، شیطنیت وشقاوت کا ننگا ناچ، غیر انسانی حرکتوں میں ملوث افراد کے ساتھ وزیر اعلیٰ نریندر مودی گورنمنٹ کی انتظامیہ بھی بھرپور دنگائیوں کا ساتھ دیتی رہی اور ملک کا سیکولر طبقہ بھی خاموش تماشائی بنا رہا۔

سوال : تیل کے مسائل کو لے کر عراق نے کویت پر کب قبضہ کیا تھا؟

جواب : ۲؍اگست ۱۹۹۰ء کو۔

سوال : اقوام متحدہ نے عراق کی اقتصادی ناکہ بندی اور ہوائی راستے مسدود کرنے کا اعلان کب کیا تھا؟

جواب : ۶ راگست ۱۹۹۰ء کو۔

سوال : امریکہ نے برطانیہ کے ہمراہ دوبارہ عراق سے اپنی غاصبانہ جنگ کا آغاز کب کیا؟

جواب : ۱۹ رمارچ ۲۰۱۳ء کو۔

سوال : صدر صدام حسین نے کویت کے الحاق کا اعلان کرتے ہوئے انیسواں صوبہ قرار دیا تھا بتائیے کون سی تاریخ اور کون سا سن تھا؟

جواب : ۸ راگست ۱۹۹۰ء۔

سوال : بتائیے اٹھائیس ملکوں کی اتحادی افواج نے عراق پر ہوائی یلغار کر کے خلیجی جنگ چھیڑ دی وہ کون سی تاریخ تھی؟

جواب : ۱۷ رجنوری ۱۹۹۱ء کی شب تھی جس میں پہلے ہی دن پچیس سو ہوائی جہازوں نے اٹھارہ ہزار ٹن بم گرا کر انسانی دشمنی کا ثبوت پیش کیا تھا۔

سوال : ۶ راگست ۱۹۹۰ء کو عراق پر امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے لگائی گئی پابندی سے جو نقصانات ہوئے مختصراً بتائیے؟

جواب : تمام تر نقصانات کے علاوہ صرف ۱۹۹۷ء میں ڈیڑھ لاکھ نومولود بچے موت کی آغوش میں چلے گئے۔ ۱۹۹۸ء میں یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ اسی ہزار ہوگئی جن میں بیس لاکھ افراد میں سے نصف تعداد بچوں کی ہے جو مر چکے ہیں۔ ظالم فیصلوں کی تباہی ایٹم بم گرانے سے بھی زیادہ ہے اور آج تختۂ صدام الٹنے کے بعد جو صورتِ حال ہے کسی سے پوشیدہ نہیں، قدم قدم پر لاشوں کا ڈھیر، آہ و فغاں، مظلوموں کی چیخ و پکار، مساجد پر میزائلوں سے یلغار، نمازیوں کی ہلاکت، شیعہ سنی اختلافات، امریکی اور برطانوی فوجوں کی عورتوں اور بچوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک، قید خانوں میں قیدیوں سے جانوروں جیسا سلوک، معیشت پر امریکی قبضہ، تیل پر مکمل کنٹرول، آئے دن

اخبارات میں عراق کی تباہیاں تصویروں کی زبانی دیکھنے اور سننے کو ملتا ہے۔ کیا دنیا میں اس سے زیادہ اور تباہی ہوسکتی ہے؟ اگر فرعون زندہ ہوتا تو وہ بھی بش سے آگے اپنے قدم کو بڑھا نہ پاتا، آہ غیور قوم، حریت پسند افراد، نڈر اور بہادر مسلمانوں کے بازو شل ہوگئے اور دشمنانِ اسلام اپنا کام کر گئے۔ (دنیا بھر میں مسلمانوں کا قتل عام، ص:۹)

سوال : بتایئے امریکہ نے کب پر ہیروشیما پر ایٹم بم گرا کر لاکھوں انسانوں کو قتل کر ڈالا تھا؟

جواب : ۶/اگست ۱۹۴۵ء کو۔ جس کا اثر آج بھی پوری طرح ختم نہ ہوسکا۔

سوال : بتایئے یوگوسلاویہ پر امریکہ نے کب بمباری کر کے اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیا؟

جواب : ۱۹۹۹ء میں۔ (دہشت گرد، ص:۳۵)

سوال : مسلمانوں کی سیاسی قوت کا آخری مرکز غرناطہ تھا بتایئے مسلمانوں کے ہاتھوں سے کب نکل گیا؟

جواب : ۱۴۲۹ء میں۔

سوال : ہسپانیہ میں مسلمانوں نے کب سے کب تک حکومت کی؟

جواب : ۷۱۲ء سے ۱۴۹۲ء تک۔ (آٹھ سو سال تک)

سوال : ڈنمارک سے اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کارٹون شائع ہونے پر عالم اسلام میں زبردست احتجاج ہو رہا تھا، ملک ہندوستان میں جگہ جگہ اسلام مخالف عناصر کے تعلق سے مذمتی قرار دادیں منظور ہو رہی تھیں مگر اسلام دشمنی کی بنیاد پر جذبۂ مسلم کا خون کرتے ہوئے انسانیت اور جمہوریت کا قاتل، دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد امریکی صدر جارج ڈبلو بش بھارت کی دعوت پر اپنے نجس ارادوں کی تکمیل کے لیے سرزمین ہند کی گندی ذہنیت کے لوگوں سے اپنی طاقت کا لوہا منوا رہا تھا۔ بتایئے وہ کون سی تاریخ تھی، گورنمنٹ کس پارٹی کی تھی، نیز وزیر اعظم کا بھی نام بتایئے؟

جواب : ۲/مارچ ۲۰۰۶ء۔ کانگریس کی گورنمنٹ تھی وزیر اعظم منموہن سنگھ جب کہ صدر جمہوریہ اے پی جی عبد الکلام تھے۔

سوال : ہرقل بادشاہ نے اہل فارس پر غالب آنے کی نذر مانی تھی بتایئے وہ کیا تھی؟

جواب : شکرانہ ادا کرنے کے لیے پا پیادہ بیت المقدس کا حج کروں گا۔

سوال : ۱۲۵۸ء میں ہلاکو خاں کی قیادت میں بغداد فتح ہوا بتایئے منگولوں اور مسیحوں نے کس قدر مسلمانوں کو شہید کیا تھا؟

جواب : تاریخ ابن خلدون کے مطابق سولہ لاکھ افراد قتل ہوئے صرف چار لاکھ زندہ بچ سکے۔ (دنیا بھر میں مسلمانوں کا قتل عام،ص:۹)

سوال : ۱۹۲۶ء میں فرانسیسی صلیبی بدکاروں نے دمشق کے اندر ایک کاروائی میں کتنے مسلمانوں کو قتل کیا؟

جواب : بیس ہزار۔ (ایضاً،ص:۱۰)

سوال : جب ۱۶۲۵ء میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ اب اسپین میں کوئی مسلمان باقی نہیں بچا اس وقت جزائر بلیارک میں کتنے ہزار مسلمان شہید کردیے گئے تھے؟

جواب : پچاس ہزار اور تیس ہزار بوڑھے بچے اور عورتیں قیدی بنائے گئے، بعد میں عورتوں کی آبروریزی کر کے قتل کردیا گیا۔ (ایضاً،ص:۱۳)

سوال : ۱۳۱۹ء میں برصغیر کے مسلمانوں پر واسکوڈی گاما صلیبی جو بحری سیاہ نے (ایک دہشت گرد ڈاکو اور بحری قذاق تھا) کس قدر ظلم وستم ڈھائے؟

جواب : کالی کٹ جو غیر دفاعی شہر تھا گامانے اس پر گولہ باری کرائی، قیدیوں کو زندہ جلانے سے پہلے کان، ناک اور ہاتھ کٹوا لیتا تھا، ایک بار سات سو حاجیوں سے بھرے ہوئے جہاز پر اس نے گولہ باری کرائی اور جہاز کو حاجیوں سمیت ڈبودیا، مسلمانوں کو درختوں سے لٹکا کر نشانہ بازی کی مشق کرتا تھا۔ ان مظالم کو انگریز صلیبیوں نے آگے بڑھایا اور مسلمانوں کی مقعد (پاخانہ کا مقام) میں لکڑی ٹھونس کر آنتوں کو چیرتے ہوئے منہ سے نکالنے کی کوشش کی جاتی اور تڑپ تڑپ کر مرتے ہوئے مسلمانوں کا نظارہ کیا جاتا۔ (ایضاً،ص:۱۳)

سوال : گاما کے کس جانشین نے گوا میں چار دن تک لوٹ مار اور قتل وغارت گری کی اور مسجدوں کو نمازیوں سمیت جلایا اور مسلمانوں کو بے دردی سے ذبح کیا؟

جواب : الفانسو نے۔ (ایضاً)

سوال　: بتایئے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کتنے مسلمانوں کو شہید کیا گیا؟

جواب　: چھ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا گیا، کاریگروں کے ہاتھ کٹوادیے گئے تاکہ برطانوی مصنوعات کے لیے مارکیٹ خالی کی جاسکے۔　(ایضا،ص:۱۴)

سوال　: ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد صرف تین دنوں میں کتنے علمائے کرام کو پھانسیوں پر لٹکادیا گیا؟

جواب　: باون ہزار علمائے کرام کو۔　(ایضا)

سوال　: برصغیر میں ۱۹۴۷ء میں تقسیم کا جو نقشہ مرتب ہوا اس کے نتیجے میں کتنے مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا؟

جواب　: بیس (۲۰) لاکھ مسلمان شہید کردیے گئے اور اس قتل وغارت گری کے ذمہ دار صلیبی ہیں جنھوں نے تقسیم کی لکیر دانستہ غلط کھینچی تھی برما کے مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی ہوا بجائے آزادی دینے کے موجودہ حکومت کے سپرد کردیا جس کے نتیجے میں دو (۲) لاکھ مسلمان شہید ہوگئے جب کہ بارہ (۱۲) لاکھ قریب برمی مسلمان ملک بدر ہیں صرف اراکان کے علاقہ میں سات سو پندرہ (۷۱۵) بستیاں مکمل تباہ کی گئیں۔　(ایضا)

سوال　: بوسینیا میں چالیس (۴۰) ہزار عورتوں کی عصمت دری کرنے والے کون لوگ تھے؟

جواب　: عیسائی۔　(ایضا،ص:۱۵)

سوال　: کسوا میں قتل کیے جانے والے مسلمانوں کی تعداد کیا تھی؟

جوب　: ایک لاکھ سے زیادہ۔　(ایضا،ص:۱۶)

سوال　: اسپین کے صلیبیوں نے معاہدۂ پیر کے تحت فلپائن کے کتنے مسلمانوں کو قتل وغارت گری کے لیے کتنے ڈالر میں امریکہ کے ہاتھوں فروخت کیا تھا؟

جواب　: ایک لاکھ ڈالر میں۔　(ایضا)

سوال　: چیچنیا کی جنگ میں کتنے مسلمان روسی صلیبیوں کے ہاتھ شہید ہوئے؟

جواب　: ایک لاکھ۔　(ایضا،ص:۱۶)

سوال : ۱۹۹۴ء میں چیچن کے مسلمان روسی فوج کے ہیلی کاپٹروں سے بمباری اور ان کے مظالم سے کس قدر شہید ہوئے؟

جواب : ایک لاکھ بارہ (۱۲) ہزار۔ (ایضاً ص:۳۵)

سوال : صرف بلغراد شہر میں عیسائیوں نے کتنی مسجدیں شہید کیں؟

جواب : دوسو ستر (۲۷۰) مسجدیں جب کہ سب سے خوبصورت مسجد جو ۱۵۲۱ء میں تعمیر کی گئی تھی اس کو اسمبلی ہاؤس میں تبدیل کر دیا۔ (ایضاً ص:۸۵)

سوال : دوسری عالمی جنگ کے بعد یوگوسلاویہ کی عیسائی حکومت نے مسلمانوں کو کس شرط پر آزادی کا پروانہ دیا؟

جواب : ہجرت کر جائیں اور کبھی یوگوسلاویہ واپس نہ آئیں۔

نوٹ : یوگوسلاویہ کے بعد چوبیس (۲۴) ہزار مسلمانوں کو بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا اور بوسینیا میں موجودہ سترہ سو (۱۷۰۰) مسجدیں جن میں دارالحکومت سرجیو میں آٹھ سو ستر (۸۷۰) مساجد تھیں مسمار کر دی گئیں۔ اور سربیائی فوج کی طرف سے قائم کردہ عقوبت خانوں میں اب تک ستر (۷۰) ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں جب کہ تیس (۳۰) ہزار لاپتہ ہیں، پندرہ (۱۵) لاکھ ہجرت پر مجبور کیے گئے اور ڈھائی لاکھ مسلمان جیلوں میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ (ایضاً ص:۸۷)

ایک خصوصی رپورٹ :۔ جن علاقوں پر سربوں کا قبضہ ہوا وہاں مسلمانوں کو گھروں سے نکالا گیا جو سڑکوں پر چل رہے تھے انھیں وہاں جمع کیا گیا اور سب کو پکڑ پکڑ کر دریاؤں کے پُلوں پر لیا جایا گیا جہاں ان کی شہ رگیں کاٹ دی گئیں پھر انھیں دریا میں پھینک دیا گیا، بعض جگہ ایسا کیا گیا کہ بڑے بڑے گڑھوں کے کناروں پر جانوروں کی طرح لٹا کر مسلمانوں کو ذبح کیا گیا وہاں پر انھیں پھینک کر تڑپتی لاشوں پر مٹی ڈال دی گئی۔ اقوام متحدہ کے سایے تلے کیمپوں میں پناہ گزینی کی زندگی گزارنے والوں پر جب سرب ظالم داخل ہوئے تو انھوں نے ہتھوڑوں سے مسلمانوں کے سر کچل دیے، کھوپڑیاں توڑ ڈالیں، کمسن

بچوں کی کھوپڑیوں کو گنوں کے بٹوں سے پھوڑ ڈالا بعض شہروں میں بڑے بڑے تندوروں میں مسلمانوں کو زندہ جلادیا گیا۔ (ایضاً ص:۸۸)

برکو نامی کیمپ کی کہانی:۔ مسلمانوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں کتوں کے آگے ڈال دی گئیں جب کہ بہت سی لاشیں گاڑیوں میں بند کر کے سوروں کے باڑوں میں بھجوادی گئیں، کچھ لاشیں دریا میں ڈال دی گئیں۔ اس کیمپ میں ایک طوائف کے ذمہ یہ کام تھا کہ مسلمانوں کو ٹوٹی ہوئی بوتل سے ذبح کرے اور ان کے پیٹ پھاڑے، روزانہ قیدی اسی طرح ہلاک کیے جاتے تھے، جب قیدی تڑپتے تھے تو یہ طوائف خوشی سے نعرے لگاتی تھی اور رقص کرتی تھی، یہ طوائف ٹوٹے ہوئے شیشے سے قیدیوں کی آنکھیں نکالتی اور ناک و کان کاٹتی تھی، کیمپ میں ایشین کتے رکھے گئے تھے جنھیں کئی دنوں تک بھوکا رکھا جاتا تھا اور پھر کچھ قیدیوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کے آگے ڈال دیا جاتا تھا پھر وہ کتے زندہ مسلمان قیدیوں کو چیر پھاڑ کر کھا جاتے تھے۔ (ایضاً ص:۹۳/۹۴)

ایک اور دردناک منظر:۔ سرب درندوں نے مسلمان حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیے اور اس میں کتے بلی کے بچے رکھ کر پیٹ سی ڈالے، پچاس ہزار عورتوں کی عزتیں لوٹی گئیں جن میں آٹھ سال کی بچیوں سے لے کر ستر سال کی بوڑھیاں بھی شامل تھیں، فوجیوں کے کپڑے سے خون ٹپکتا تھا اور کہنیوں تک ان کے انسانی ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے تھے، ان کی شکلیں انسانی نہیں تھیں بلکہ وحشی درندے تھے، ایک مختصر سے گاؤں میں بیس مرد بھی زندہ نہیں تھے ایک کمانڈو میلود قیدیوں کی طرف آیا جس کے پاس امام مسجد کی بیوی اور بچیوں کو لایا گیا امام مسجد کی بیٹی پر کمانڈر نے جارحیت شروع کی، امام صاحب اس کے ظلم سے کانپ اٹھے، بوڑھے امام کا چہرہ آنسوؤں اور پسینوں سے شرابور ہو گیا اس کے بعد فوجیوں نے امام کی بیوی اور بیٹی کے ساتھ زبردستی کی اور امام صاحب کا جسم کے ٹکڑے کر دیے گئے۔ اس

حالت میں گاؤں کی فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی، امام مسجد کی بیٹی برداشت نہ کرسکی اور سرب فوجیوں پر ٹوٹ پڑی، اسی اثناء میں امام کے بیٹے عدنان کو کمانڈ و میلوو کے سامنے لایا گیا جس کا سارا جسم خون میں ڈوبا ہوا تھا اور اس کے سامنے اس کی ماں اور بہن کی عصمت لوٹی گئی تھی، کمانڈر نے بوران نامی فوجی کو حکم دیا کہ عدنان کی پلاسٹک سرجری کرے اس وحشی درندے نے اپنے خنجر سے اس مظلوم کے چہرے اور سر کا چمڑہ ادھیڑ دیا، غرضیکہ آنِ واحد میں امام کے خاندان کے پانچ بے گناہ افراد شہید کر دیے گئے، ایک عورت کے پیٹ کو چاک کر کے دیکھا گیا کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس سے قبل بھی ایسے خونچکاں واقعات ہوئے ہوں گے مگر انسانیت کے علمبرداروں کی انسانیت پرستی یہی رہی۔ کیا ایسی صورت میں یورپ اور اہل یورپ سے ہمدردی رکھنی چاہیے؟ کیا ہماری حمیت اور غیرت بھی مرگئی تھی؟ کیا مسلمان بہنوں کی آواز پر لبیک کہنے والا کوئی نہ تھا؟ (ایضاً ص:۹۸/۹۹)

سوال : برطانیہ کے جان مینیجر نے سربوں سے کتنے لاکھ پونڈ کے عوض مسلمانوں کی لاشوں کا سودا کیا تھا؟

جواب : ایک لاکھ پونڈ کے عوض۔ (ایضاً ص:۱۰۰)

سوال : مئی ۱۹۹۲ء سے اب تک بوسینیا میں دہشت گردوں نے کتنے افراد کو ہلاک کیے؟

جواب : ہلاک کیے گئے — ایک لاکھ ۳۰ ہزار

عصمت دری — بیس (۲۰) ہزار

زندانی کیمپوں میں — ستر (۷۰) ہزار

بوسینیا میں پناہ گزین — سات لاکھ ۴۰ ہزار

بوسینیا سے باہر پناہ گزین — دس (۱۰) لاکھ

ظلم و ستم کے شکار افراد کی مجموعی تعداد

انیس (۱۹) لاکھ ساٹھ (۶۰) ہزار (ایضاً ص:۱۰۵)

بوسینوی عورتوں کا رُلا دینے والا پیغام:۔ خبروں کے مطابق مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم

میں سب سے زیادہ ظلم لڑکیوں پر ہو رہا تھا۔ تین لڑکیوں نے ایک نمائندے کو بتایا کہ انھیں گھروں سے نکال کر روگٹیا کے اسکول میں قید کر دیا گیا پھر ایک دوسری جگہ لے جا کر عیسائی فوجیوں نے ان کی اجتماعی آبروریزی کی، ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ کئی ماہ تک مسلمان اور کروٹ نسل کی لڑکیوں کو سربی فوجی جنسی غلامی میں رکھتے ہیں۔ بوسینیا کی ایک مسلم دوشیزہ نے اپنے مسلمان بھائیوں کے نام ایک پیغام میں کہا تھا کہ میرے مسلمان بھائیو! اگر تم ہمارے لیے کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم ایک جہاز مانعِ حمل دوائیاں ہی بھیج دو تا کہ ہم سرب بچے نہ پیدا کر سکیں۔ یہ ایک مسلمان بہن کا اپنے بھائیوں کے نام پیغام نہیں بلکہ عالم اسلام کے منھ پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔ (ایضا ص:۱۰۹)

سوال : بوسینیا کے کیمپوں کے تعلق سے انصار برنی کے دل دہلا دینے والے انکشافات کا خلاصہ بتایئے؟

جواب : بوسینیا دنیا کے نقشے میں آزاد ہے مگر درحقیقت وہ آزاد نہیں ہے بلکہ جگہ جگہ آگ لگی ہے اور انسانی اعضاء بکھرے پڑے ہیں جنھیں کتے کھا رہے ہیں بوسینیا میں مسلمانوں کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا کروشین فوجی کیمپ میں گھس کر عورتوں کی آبروریزی کرتے ہیں، اسپتالوں میں دوا نام کی کوئی چیز نہیں، مسلمان ماہِ رمضان میں سحری و افطاری برف کھا کر کرتے ہیں۔ انصار برنی کے قول کے مطابق ستاون (۵۷) ہزار سے زائد عورتوں کی عصمتیں تار تار کی گئی تھی، کئی ہزار لڑکیوں کو حاملہ چھوڑ دیا گیا۔ اقوامِ متحدہ اور اس کا ٹھیکیدار امریکہ آج تک خاموش ہے، مسلم حاملہ خاتون کو اس وقت تک قید رکھا جاتا تھا جب تک وہ سربین بچوں کو جنم نہ دے لیں۔ ایک بارہ ۱۲ رسالہ لڑکی کے ساتھ نو دن تک مسلسل اجتماعی عصمت دری کی گئی۔ بوسینیا اس وقت دنیا میں وہ ظلمت کدہ بن چکا ہے جہاں درندوں نے ۲۵ ر ہزار مسلم خواتین کے مخصوص عینی شاہدین کے مطابق ظالموں نے باپ کو بیٹے کا اور بیٹے کو باپ کا آلۂ تناسل کاٹنے پر مجبور کیا۔ (العیاذ باللہ) (ایضا، ص:۱۰۹/۱۱۰)

سوال : بتایئے برما کب آزاد ہوا؟

جواب : ۱۹۴۸ء میں۔ انگریزوں نے اراکان کو برما کے ساتھ الحاق کر کے مسلمانوں کو بدھ مت والوں کے رحم وکرم پر ڈال دیا۔ (ایضا ص:۱۴۳)

سوال : ۱۹۷۸ء کو آپریشن کے بہانے برما پر کس طرح ظلم وستم ڈھایا گیا؟

جواب : تیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر کے بے شمار عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں اور تین لاکھ سے زائد مسلمان بنگلہ دیش میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ... ؤں کی زمین پر سکھوں کی بستیاں بسائی گئیں اور تعمیر کا کام مسلمانوں سے بیگار کے طور پر لیا گیا اور آج بھی لیا جا رہا ہے، قُلی کے لیے اگر بستی کے مرد نہ مل سکے تو باپردہ عورتوں کو قُلی بنا کر ان کے سروں پر سامان رکھ کر لے جایا جاتا ہے۔ کیا دنیا ان مظالم کی مثال پیش کر سکتی ہے؟ (ایضا، ص:۱۴۴/۱۴۵)

سوال : الجزائر میں ۱۹۹۴ء کے اندر ہونے والے ظلم و بربریت کی داستان سنایئے؟

جواب : ایک خفیہ رپورٹ کے مطابق (۱) مسلح مسلم گروپوں کے (۱۰۷۰) ایک ہزار ستر افراد ہلاک ہوئے (۲) سیکورٹی فورسیز کے (۶۰۷) چھ سو سات اہلکار قتل ہوئے (۳) ایک سو سترہ (۱۱۷) آفیسرز مارے گئے (۴) حکومت سے منسلک مسلح فورسیز وغیرہ ایک سو اکتیس (۱۳۱) اہلکار قتل ہوئے (۵) تین سو (۳۰۰) افراد ایسے قتل ہوئے جن کی شناخت نہ ہو سکی۔ (۶) چھ ہزار آٹھ سو اٹھانوے (۶۸۹۸) عام شہری مارے گئے۔ (ایضا، ص:۱۳۶)

سوال : جاپان کے قبضے کے دوران بدھوں نے ۱۹۴۲ء میں کن کن جگھوں پر مسلمانوں کا زبردست قتل عام کیا؟

جواب : اراکان اور برما میں۔ چوں کہ اراکان کا علاقہ چاول اور دیگر قدرتی نعمتوں سے مالا مال تھا، مسلمانوں کا وجود ختم کر کے مکمل بدھ علاقہ بنانے کا خواب پورا کر رہے تھے چنان چہ ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور پانچ لاکھ بے گھر کر دیے گئے۔ اور ۲۰۱۳ء میں بھی برما میں زبردست مسلم کش فسادات ہوئے،

پوری دنیا تماشہ دیکھتی رہی لیکن مظلوم مسلمانوں کی امداد و اعانت کے لیے کوئی بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ مگر ۔ تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے

آج بھی تقریباً چالیس ہزار مسلمان مرد و عورت، بوڑھے بچے برما کے جنگلوں میں فاقے سے گزر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے امیدیں وابستہ کیے کسی تائید غیبی کے منتظر ہیں۔ (ایضا،ص:۱۴۷)

سوال : ۱۹۴۲ء سے ۱۹۹۱ء تک اراکانی مسلمانوں پر مظالم کے اعداد شمار بتایئے؟

جواب : (۱) آبادیاں جو تباہ کی گئیں 715

(۲) مختلف اوقات میں ان افراد کی تعداد جو ہجرت کرنے پر مجبور کیے گئے 120000

(۳) جو افراد قتل عام میں مارے گئے 180000

(۴) آتش زنی کے واقعات 6700

(۵) عصمت دری کے واقعات 2600

(۶) عمومی قتل کے واقعات 6000

(۷) گرفتاریاں، نظر بندیاں 4500

(۸) مساجد و مدارس جو شہید کیے گئے 1975

(۹) اسلامی کتب جو جلائی گئیں 70000

(۱۰) اوقاف، ٹرسٹ کی املاک کی ضبطی 6000/ ایکڑ کی زمینیں

(۱۱) زمین جائیدادیں جو ضبط کی گئیں ان کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔

(۱۲) اہم ملازمین جو برطرف کیے گئے 10500

(۱۳) وہ افراد جو لاپتہ ہیں 21500

(۱۴) جن لوگوں سے بیگاری لی گئی 250000

سوال : برما میں کتنے علمائے کرام کو زندہ دفن کیا گیا؟

جواب : چالیس علمائے کرام کو۔ (ایضا،ص:۱۵۸)

سوال : بلغاریہ کے مسلمانوں نے ظلم وستم سے تنگ آ کر کتنے سالہ پرانے وطن کو خیر آباد کہہ دیا؟

جواب : چھ سو سالہ۔ (ایضاً ص:۱۷۱)

سوال : بلغاریہ میں کتنی مسجدوں کو کلب میں تبدیل کر دیا گیا؟

جواب : ۱۱۸۰ مسجدوں کو۔ (ایضاً)

سوال : بلغاریہ میں کتنے لاکھ مسلمانوں کو بندوق کی نوک پر اپنے نام بدلنے پر مجبور کر دیا گیا؟

جواب : نو لاکھ مسلمانوں کو۔ (ایضاً ص:۱۷۳)

سوال : بتایئے بلغاریہ کے سفاک کمیونسٹ حکمراں نے کتنے مسلمانوں کو شہید کروایا؟

جواب : تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو۔ (ایضاً ص:۱۷۴)

سوال : یوگوسلاویہ میں کمیونسٹوں نے کتنے مسلمانوں کو شہید کیا؟

جواب : دو ہزار مسلمانوں کو۔ (ایضاً)

سوال : وہ کون سا ملک ہے جس کی مسلم آبادی نوّے فیصد ہونے کے باوجود مسلمان گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے؟

جواب : انڈونیشیا جہاں نوے فیصد سے بھی زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے مگر ہالینڈ، برطانیہ اور آسٹریلیا مل کر تبیلو کو دوسرا اسرائیل بنانے میں لگے ہیں صرف دس روز کے اندر (۲۰۸۰) دو ہزار اسی مسلمانوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ ۲۴ رجنوری ۲۰۰۰ء کو جزائر سوہی میں قتل عام ہوا جس میں گیارہ سو مسلمان شہید ہوئے یہاں مسلمانوں کو کس جرم کی سزا مل رہی ہے، صرف یہی نا کہ وہ قرآنی دستور کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور دشمنان اسلام کو یہ منظور نہیں، دولت وثروت قدموں میں ڈال کر اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کے ضمیر کو مردہ کر چکے ہیں اور اب مفلوک الحال اور غیور مسلمانوں کی آواز صدا بصحرا ہو کے رہ گئی ہے۔ (ایضاً ص:۱۸۶،۱۸۷)

سوال : فلسطینی مسلمانوں کے قتل وعام اور بیت المقدس پر جارحانہ حملہ، وحشی یہودیوں کی درندگی کا مظاہرہ ۱۹۴۸ء میں اعلیٰ پیمانے پر ہوا بتایئے رمضان کی کون سی تاریخ تھی؟

جواب : ۹ر رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ بیت المقدس کے لیے سخت رات تھی۔ آدھی رات کو اس مقدس شہر میں بمباری شروع ہوئی ۶/۳/۲ رانچ کے دہانے والی توپوں سے سرنگ بچھانے والی مشینوں سے جو بم گرائے ان کی تعداد چار پانچ سو کے درمیان تھی۔ ایک بم مسجد اقصیٰ کی چھت پر گرا جس سے چھت میں شگاف پیدا ہو گیا۔ ایک اور بم صخرہ شریف پر گرا جس نے تخت منقش پر دو گز لمبا اور دو گز چوڑا سوراخ کر دیا نمازیوں کی بڑی تعداد شہید ہو گئی۔ ایک اور بم سرخ مینار والی مسجد پر گرا۔ ایک اور بم مسجد عمر رضی اللہ عنہ پر گرا۔

بلاشبہ یہودیوں کی یہ چیرہ دستیاں دنیائے عرب اور دنیائے اسلام کے لیے تازیانۂ عبرت ہیں مگر ؎ ہے عیاں فتنۂ تاتار کے افسانے سے

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے (ایضاً ص: ۱۹۵/۱۹۹)

سوال : بتایئے یہودیوں نے اپنے جرائم کا آغاز کب اور کہاں سے کیا؟

جواب : دیرسین نامی بستی سے ۱۹۴۸ء میں یہاں انھوں نے تین سو انسانوں کو جن میں بڑی تعداد میں عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں کی تھی بکریوں کی طرح ذبح کیا، حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیے، عورتوں اور لڑکیوں کو گرفتار کر کے جلوس کی شکل میں گھمایا گیا، یہودی ان پر تھوکتے تھے، عرب محلہ کے حدود میں داخل ہونے کے بعد جانے کا حکم دیا بعد میں پیچھے سے گولیوں کا نشانہ بنا کر سب کو ہلاک کر دیا۔ (ایضاً ص: ۱۹۷)

سوال : شہر لُد پر جب یہودیوں نے قبضہ کیا تو کتنے روزہ دار مسلمانوں کو گرفتار کر کے مشق ستم بنایا؟

جواب : چار ہزار اشخاص کو دو دنوں تک بغیر کھانا اور پانی کے رکھا گیا اور جب انھوں نے پانی طلب کیا تو یہودی پانی میں پیشاب ملا کر لائے اور انھیں پینے پر مجبور کیا، لُد اور رملہ کے باشندوں کو بھوکا اور پیاسا رکھنے کے بعد ان میں سے بڑی تعداد کو قتل کر دیا گیا۔ (ایضاً ص: ۱۹۸)

سوال : موجودہ اسرائیل میں دنیائے عرب کا کون سا حصہ شامل ہے؟

جواب : پورا شام، پورا لبنان، اردن و عراق کا بڑا حصہ، صحرائے سینا، بالائی نجد اور مدینہ منورہ تک شامل ہے کیوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہود مدینہ میں آباد ہو گئے

تھے۔ (ایضاً ص: ۱۹۹)

سوال : اسرائیلی جنگی بجٹ سالانہ کس قدر رہوتا ہے؟

جواب : ۱۹۴۸ء سے اب تک کبھی بھی تین کروڑ ڈالر سے کم نہیں ہوتا اور صرف یہ اسلام کو نقصان پہونچانے کے لیے دفاعی اور جنگی امور کی پائیداری کے لیے ہوتا ہے۔ (ایضاً ص: ۱۹۹)

سوال : عرب ایک جیتی ہوئی جنگ کب ہار گیا؟

جواب : ۱۹۴۸ء کو جہاں عربوں پر یہودی حملوں میں اضافہ ہوگیا، گرد و پیش کی عرب ریاستوں نے بے سہارا عرب آبادی کو مار دھاڑ سے بچانے کے لیے مداخلت کرتے ہوئے اپنی فوجیں فلسطین میں داخل کردیں، یہودی جدید اسلحوں سے لیس ہوکر عربوں سے غزہ پٹی، بیر سبع، ذوالکرم، ہابس خالی کروالیے اور بیت المقدس کے قدیم حصے پر قبضہ کر کے تل ابیب (اسرائیلی دارالحکومت) تک پہونچ گئے۔ (ایضاً ص ۲۰۲/۲۰۳)

سوال : یہودیوں کا لبنان پر حملے کا کب آغاز ہوا؟

جواب : دسمبر ۱۹۶۸ء میں صیہونی کمانڈو نے بیروت کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور سب کچھ تباہ کردیا اس کے بعد لگاتار وقفہ وقفہ سے مختلف علاقوں پر حملہ کر کے جان و مال کو نقصان پہونچاتے ہوئے علاقے اور بستیوں کو تباہ کرتے رہے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے جیسا کہ جولائی ۲۰۰۶ء میں اسرائیل نے لبنان کو لہولہان کردیا اور پوری عرب برادری خاموش تماشائی بنی رہی۔ (ایضاً ص: ۲۰۴)

سوال : یہودیوں نے بیروت دمشق کی شاہراہ کی دونوں جانب آباد قصبوں کو کب ویران کیا؟

جواب : ۲۵ر فروری ۱۹۶۹ء میں۔ (ایضاً ص: ۲۰۶)

سوال : ۱۳ر اگست ۱۹۵۱ء کو یروشلم میں عالمی صیہونی کانفرنس منعقد ہوئی تھی، اس میں یہودی لیڈر نے کیا پیغام دیا تھا؟

جواب : ایک ایک یہودی کو میدان جنگ میں نکل آنا چاہیے۔ ہمارا مقصد اور نصب العین یہودی سلطنت کا قیام ہے۔ (ایضاً)

سوال : اسرائیل نے اپنی میراث کی نشاندہی کرتے ہوئے پارلیمنٹ کی پیشانی پر کون سے الفاظ کندہ کیے تھے؟

جواب : اے اسرائیل! تیری سرحدیں نیل سے فرات تک ہیں۔ (ایضا،ص:۲۰۷)

سوال : اسرائیلیوں نے سوئز اور پورٹ توفیق پر خوفناک شیلنگ کرکے چوالیس شہریوں کو ہلاک، ایک اسپتال اور دو مسجدوں کو کب شہید کیا؟

جواب : ۴ر ستمبر ۱۹۶۷ء کو۔ جب کہ ستمبر ۶۷ء ہی میں نہر سوئز کے قریب اسماعیلیہ پر توپوں سے ایک ہزار گولے پھینکے گئے جن سے چھتیس شہری ہلاک ہوگئے اور ۲۸ر جولائی ۶۸ء کو اسرائیلی توپ خانے نے گولہ باری کرکے بہت سے مکانوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہ اور دو مسجدوں کو مسمار کردیا۔ (ایضا،ص:۲۰۸)

سوال : اسرائیل میں فلسطینی قیدیوں پر خطرناک سائنسی تجربات کے بارے میں بتایئے؟

جواب : رپورٹ کے مطابق ہر سال تقریباً ایک ہزار ادویات سے متعلق تجربات اسرائیلی جیلوں میں بند قیدیوں پر کیے جاتے ہیں۔ اسرائیلی وزارت صحت نے ادویات بنانے والی کمپنیوں کو فلسطینی قیدیوں پر دواؤں کے تجربات کرنے کے لیے ایک ہزار پرمٹ دیے ہیں۔ ان کمپنیوں کو اجازت حاصل ہے کہ فلسطینی قیدیوں کو لیبارٹری جانور سمجھ کر جو چاہیں کریں۔ (ایضا،ص:۲۱۲/۲۱۳)

سوال : بیت المقدس کی خونچکاں داستان جس سے روح انسانیت کانپ اٹھتی ہے مختصر بیان کیجیے؟

جواب : دل دکھے نہ دکھے، روح تڑپے نہ تڑپے، آنکھ روئے یا نہ روئے مگر گزشتہ کئی سالوں سے اخباروں کی سرخیاں ہی دیکھ کر یہودی مظالم اور ان کی جور و ستم کی کہانی عیاں ہوجاتی ہے، کہیں باپ کے سامنے بیٹا شہید ہو رہا ہے، کہیں بیٹے کے سامنے باپ کو قتل کیا جارہا ہے، کہیں نوجوان، بچیوں اور عورتوں کی عصمتیں لوٹی جارہی ہیں، مسجد اقصیٰ کے حدود کے اندر ایریل شارون کی شر انگیزی کی وجہ سے ہونے والی جھڑپوں میں یک بیک ایک سو بتیس اسرائیل فوجی اور پچیس فلسطینی نوجوان ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح نہ جانے کتنے

داستانِ الم یہودی بدقماش کی ذات سے تاریخ کے صفحات پر محفوظ ہو چکے ہیں۔(ایضا)

سوال : ارگن اور سٹرن گروپوں کے دہشت گردوں نے دیر یاسین کے پُرسکون اور پُرامن دیہاتیوں پر چھاپہ مار کر کب کاروائی کی؟

جواب : ۱۰ اپریل ۱۹۴۸ء کو یہودیوں نے تیز دھار آلات اور خنجر کے ذریعے خاندان کے خاندان کو ذبح کرڈالا، دستی بموں سے بستیوں کو ویرانے میں تبدیل کر دیا، مشین گنوں کے ذریعے مکانات کے پرخچے اڑادیے، حاملہ عورتوں کا پیٹ چاک کرڈالے، عرب لڑکیوں کا برہنہ جلوس نکالا افسوس تو اس بات کا ہے کہ پوری دنیا نے اس مظالم اور بربریت کی کہانی اپنی آنکھوں سے دیکھی اس کے باوجود اسرائیل کے خلاف کاروائی کرنے میں گریز کرتے رہے۔قرآن کریم کی رو سے یہود و نصاریٰ و دیگر کفار بھی کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے۔حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جزیرۃ العرب کو اس نجس قوم سے آزاد کر دیا تھا،خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نکالنے کا حکم فرمایا۔پھر بھی مسلمان اور مسلم حکمراں ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے یا ان کے وعدوں پر اعتماد کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اس کا تازہ تلخ تجربہ سردار فدایان یاسر عرفات کو ہوا جب امریکہ کے سربراہ کے یقین دلانے پر مسلح فدائین کو پُرامن طریقے سے دوسرے ممالک میں چلے جانے کی پیش کش کی گئی اور وعدہ کیا گیا کہ ان کے اہل وعیال کی حفاظت کی جائے گی جس پر اعتماد کرتے ہوئے یاسر عرفات نے یہ منصوبہ منظور کر لیا تھا مگر فدائین کے جانے کے بعد امریکہ کی شہہ پر اسرائیل نے لبنان میں خون کا دریا بہادیا، صابرہ شتیلہ میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی، فدائین کے لواحقین کو شہید کر دیا گیا تب یاسر عرفات نے کہا تھا کہ میں نے ریگن (صدر امریکہ) پر اعتماد کر کے زندگی میں پہلی بار دھوکہ کھایا ہے انھیں دوسرا صدمہ اس وقت ہوا جب فلسطینیوں کے قتل عام کا عربوں کو احساس تک نہ ہوا اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ کیا عرب کو سانپ سونگھ گیا تھا؟ آج بھی فلسطینی مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی تفصیل اور خبروں کی تصویروں نے دنیا کو دنگ کر کے رکھ دیا ہے۔ (ایضا ص:۲۲۲/۲۲۳)

سوال : سعودیہ عربیہ میں فلسطینی سفیر جناب ابوالشاکر کے مطابق قیامت خیز ہفتہ کب اور کیسے منایا گیا؟

جواب : ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۲ء/۲۲ستمبر کے درمیان قتل عام کا یہ ڈرامہ کھیلنے کے لیے سب سے پہلے دھوکہ اور فریب سے فدائین سے بیروت خالی کرا کے ان کے لواحقین کو فلسطین کے دو خیمہ بستیوں صابرہ، شتیلا میں بہانۂ حفاظت جمع کر دیا گیا اس کے بعد پچیس ہزار افراد کو تھوک کے حساب سے موت کے گھاٹ اتار کر سفاکیت اور بربریت کا ایسا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا گیا جس سے ظالم ترین انسانوں کی بھی روحیں کانپ اٹھتی ہیں۔ (ایضا،ص:۲۲۵)

سوال : چین میں اشتراکی انقلاب میں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۵ء تک کتنے بے گناہ انسان اشتراکیت کی مخالفت کی وجہ سے قتل کیے گئے؟

جواب : دو کروڑ تریسٹھ لاکھ۔ جب کہ ۱۹۶۵ء کے بعد بھی آج تک یہ سلسلۂ قتل و غارت گری جاری ہے۔ چینی غیر چینیوں پر زبردستی چینیوں میں ضم ہونے کے لیے جور و جفا کا ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں، اسلامی نظریات کے سخت مخالف ہیں چین میں اسلام کے خلاف جو کتابچے تقسیم کیے جا رہے ہیں ان میں یہ مطالبے ہوتے ہیں، تمام مسجدوں کو بند کر دو، مذہبی اداروں کو ختم کر دو، چین میں اسلامی تنظیموں کو توڑ دو، قرآن کی تعلیم کو بند کر دو۔ (ایضا،ص:۲۳۸/۲۳۹)

سوال : چینی مسلمانوں کے احتجاج کو سختی سے کچلتے ہوئے اعلیٰ پیمانے پر کشت و خون ریزی کا بازار کب گرم ہوا؟

جواب : اپریل ۱۹۹۰ء میں۔ جہاں پچاس ہزار افراد کو شہید کر دیا گیا اور ہزاروں کو گرفتار کیا گیا۔ بارن میں پچاس مسجدیں بند کر دی گئیں، نئی مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی اور ایک سو تریپن مسجدیں جو زیر تعمیر تھیں ان کی تعمیر روک دی گئی، پچیس ہزار مسلمانوں کو کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا، بارہ ہزار مسلمانوں کو تفتیش کے بہانے حراست میں لیا گیا۔ ایسے ہی ۱۹۹۳ء میں ہوتان کے علاقے میں دو سو مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا، مذہبی امور خصوصا مدارس بند کر دیے گئے، ۲۹ر جنوری ۱۹۹۴ء کو سنکیانگ کے دارالحکومت ارمچی کی ایک عدالت نے نو مسلمانوں کو سزائے موت سنائی جنھیں جیل لے جا کر سر کے پیچھے سے گولی

مار کر شہید کر دیا گیا۔ جون ۱۹۹۵ء میں چار مسلمانوں کو سزائے موت ہوئی۔ ستمبر ۱۹۹۵ء میں انیس افراد چار سے پندرہ سال کی قید کی سزا سنائی گئی۔ اپریل ۱۹۹۶ء میں سنکیانگ میں اسلامی کتب اور کیسٹوں پر پابندی لگا دی گئی۔ مئی ۱۹۹۶ء میں جاری کیے گئے یغور لیڈروں کے بیان کے مطابق پانچ ہزار مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس فائرنگ سے مئی ہی میں دس مسلمان شہید ہو گئے۔ اپریل ۱۹۹۶ء سے دسمبر ۱۹۹۶ء تک ایک سو اڑتیس مسلمانوں کو سزائے موت دی گئی۔ ۱۹۹۷ء کو (رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ) ایک گھر میں نماز ادا کرتے ہوئے نمازیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے کئی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ ۶ رفروری ۱۹۹۷ء کو اکتیس مظاہرین کو گرفتار کر کے اسی روز گولیوں سے اڑا دیا گیا ان میں پندرہ سے بیس سال تک کی بارہ لڑکیاں بھی شامل تھیں۔ ۷ تا ۱۱ رفروری کے دن کم و بیش سو مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ (ایضاً ص:۲۴۷/۲۴۸)

سوال : ا، ف، پ نیوز ایجنسی کے مطابق ۱۹۹۸ء میں حریت پسندوں اور چینی پولیس کے درمیان کتنے بڑے تصادم ہوئے؟

جواب : آٹھ (۸) اور اس کے بعد جنوری ۱۹۹۹ء میں دو افراد کو سزائے موت دی گئی اور دس کو دوسری سزائیں۔ (ایضاً ص:۲۴۸)

سوال : بتائیے چینی دستوں کے درمیان جنوری ۱۹۹۷ء کے قتل عام کی دوسری سالگرہ منانے پر احتجاج کرنے والوں پر کس قدر ظلم کیا گیا؟

جواب : پانچ سو مسلمانوں پر چینی پولیس نے حملہ کر کے ایک سو پچاس افراد کو گرفتار کر لیا، دس شہید اور ایک سو بتیس زخمی ہوئے۔ پانچ اور چھ فروری کے مظاہروں میں مجموعی طور پر سو افراد شہید ہوئے۔ (ایضاً ص:۳۴۸)

سوال : سری لنکا میں ایک سال میں اڑھائی ہزار شہید، پانچ لاکھ مہاجرت کی زندگی گزارنے والے مسلمانوں کے دلخراش حالات بیان کیجئے؟

جواب : بھارتی انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ تامل ٹائیگرز نے سری لنکا کے مسلمانوں کا عرصۂ حیات

تنگ کر ڈالا، جدید اسلحہ سے لیس جو بظاہر اپنے لیے آزاد ملک کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن در اصل منظّم سازش کے تحت سری لنکا کے کونے کونے میں مسلمانوں کا قتل عام کیے اور کر رہے ہیں۔ صرف ایک سال کے دوران پچیس ہزار شہید کیے گئے، انھیں مساجد میں بھی امان نہیں ملتی، نماز کی حالت میں شہید کر دیے جاتے، ایک موقعہ پر مسلمانوں پر شب خون مار کر دو سو مسلمانوں کو ہلاک کر ڈالا، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر بھی ترس نہ آیا، خواتین کی اجتماعی آبروریزی ان کا محبوب مشغلہ تھا، جافنا میں پچاس ہزار مسلمان مہاجر کیمپ میں زندہ درگور ہو چکے ہیں، پچیس مہاجر کیمپوں میں پانچ لاکھ مسلمان کس مپرسی کی حالت میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیے گئے۔ تمل ٹائیگرز نے جافنا اور دیگر علاقوں سے ہزاروں مسلمانوں کو گن پوائنٹ پر نقلِ مکانی پر مجبور کر دیے، جافنا کی ایک گاؤں کی مسجد میں ایک سو ستر مسلمانوں کو عشاء کی نماز ادا کرنے کی حالت میں شہید کر ڈالا۔ (ایضا ص:۲۵۷)

سوال : سربیا کے سابق سلوگودان میلا سوچ کی افواج نے نیٹو افواج کی آمد سے قبل اور کوسوسے جاتے وقت البانوی نژاد مسلمانوں کی لاشوں کو آگ کی بھٹی میں ڈلوا کر جلا دیا تھا بتایئے ان مسلمانوں کی تعداد کیا تھی اور اس ملعون نے ایسا کیوں کیا تھا؟

جواب : لاشوں کی تعداد پندرہ سو تھی۔ قتل و غارت گری پوشیدہ رکھنے کے لیے تاکہ میلا سوچ پر جنگی جرائم کا مقدمہ نہ چلایا جا سکے۔ البانوی مسلمان ظلم و ستم کا شکار ہونے کے باوجود آج بھی اسلامی خیالات رکھتے ہیں، اپنے لڑکوں کا ختنہ کرواتے ہیں، مزاروں پر حاضری دیتے ہیں، مذہبی اصولوں پر شادیاں کرتے ہیں۔ لیکن البانیہ میں مسجدیں اور عبادت خانے بند ہیں اور اسلامی نام رکھنا جرم ہے۔ (ایضا ص:۲۷۲)

سوال : البانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں سے آگاہ کیجیے؟

جواب : ۱۹۶۷ء میں جب دین اسلام کے خلاف مکمل تحریک شروع ہو چکی تھی، مذہبی شعائر اپنانے والوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، سرکاری اعلان کے مطابق نو ہزار مسجدیں اور ترانہ کی سلطان صلاح الدین ایوبی مسجد بھی شہید کر دی گئی، مسلمانوں کی داڑھیاں زبردستی مونڈھی گئیں،

داڑھی والوں کا داخلہ ملک میں ممنوع قرار پایا، مسلم خواتین کے برقعے چھین لیے گئے، نماز باجماعت قابل پولیس جرم ہے جس کی سزا دس سال قید بامشقت ہے۔ یہ سزا صرف مقتدیوں کے لیے ہے، امامت کرانے اور کرنے والے، بلند آواز سے قرآن پڑھنے والوں کو فائرنگ اسکواڈ کا سامنا کرنا پڑا۔ علماء اور مذہبی طبقے کا قتل عام کیا گیا اور مسلمانوں کو زبردستی سور کا گوشت کھلایا گیا جس نے انکار کیا اُسے جیل لے جا کر گولی ماردی گئی۔ (ایضاً ص: ۲۷۳)

سوال : ظالم انور ہوجا جس کے ابروئے اشارہ پر مسلمانوں کا خون بہایا گیا کب فوت ہوا؟

جواب : اپریل ۱۹۸۵ء کو جس وقت یہ شیطان لقمۂ اجل بنا اس وقت البانیہ میں ۱۱؍اذیتی کیمپ تھے جس میں تقریباً ۲۵؍ہزار قیدی تھے، ۱۹۴۶ء سے اب تک کمیونسٹ اقتدار کے دوران ایک لاکھ مسلمان لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ انور ہوجا کے حکم سے ۲۱۶۹ مسجدیں شہید کی گئیں تھیں اور آج بھی دشمنانِ اسلام کلمہ گو مسلمانوں پر ہر قسم کے ظلم وستم کا روا رکھے ہوئے ہیں۔ (ایضاً ص: ۲۷۸/۲۷۷)

سوال : صومالیہ میں مسلمانوں کی تباہی اور ان کی شہادت کا محیر العقول واقعات اخباری صورت میں کس طرح ہے؟

جواب : صلیبی سرب ہوں یا اطالوی، عام دہشت گرد ہوں یا امن مشن کے فوجی، مسلم دشمنی میں مسلمانوں پر تشدد اور جنسی جرائم کا ارتکاب کرنا ان کا مشن ہے۔ صومالیہ میں کئی ہزار لوگوں کو بجلی کی تاریں باندھ کر ہلاک کیا گیا، اٹلی کے فوجی دستوں نے عورتوں کی آبروریزی کی، چوبیس گھنٹے مسلسل فائرنگ کرتے رہے، ہزاروں آدمی ہلاک ہوئے، مسلم قیدیوں کو بجلی کی کرسیوں پر بٹھا کر قہقہہ لگاتے رہے، صومالی بچوں کو آگ میں زندہ بھونتے رہے اور ایک دوسرے بچے کو زبردستی کیڑے مکوڑے کھلانے کے علاوہ بہت سے ایسے نئے نئے مظالم اس پر ڈھائے جس سے شیطان کو بھی شرمندہ ہونا پڑے۔ (ایضاً ص: ۲۹۸/۲۹۹)

سوال : کمبوڈیا کے مسلمانوں کے قتل عام کے تعلق سے بتایئے؟

جواب : ہفت روزہ العالم الاسلامی مکہ مکرمہ ۱۸؍مارچ ۱۹۹۶ء کی خبروں کے مطابق ۱۹۷۵ء سے

۱۹۷۹ء تک کمیونسٹ حکومت کے ہاتھوں سات ہزار مسلمان شہید ہوئے اور علمائے کرام اس تشدد کا خاص نشانہ بنے، کمبوڈیا میں کھیمر وج فوجوں نے اب تک پانچ لاکھ سے زائد افراد کو قتل کیے ہیں، مسلمان بستیوں میں پہلے ۲۶۳ مسجدیں تھیں اب صرف ۸/ باقی ہیں۔ کھیمر وج فوج نے مساجد کو جنگلی جانوروں اور مویشیوں کے باڑوں کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا ہے جو اسلامی عقیدے کی بدترین توہین کے مترادف ہے۔ (ایضا، ص: ۳۰۵)

سوال : کمپوچیا سے مسلمانوں کا صفایا کس اقتدار نے کیا؟

جواب : اپریل ۱۹۷۵ء میں خمروج نے اقتدار سنبھالتے ہی خوف وہراس کی حکمرانی میں مسلمانوں کا صفایا کرنا شروع کردیا۔ طلباء، ڈاکٹروں اور اساتذہ کو قتل کیا۔ خمروج کی موت کے بعد ہرکارے اب تک جگہ جگہ موجود ہیں۔ کمپوچیا کی سرحد پر ایک گاؤں کو مکمل طور پر اجاڑ دیا اور وہاں کے لوگوں کو کلہاڑوں اور بھالوں سے بری طرح مارا گیا۔ تین سو افراد کے سر قلم کیے گئے۔ ایک خاتون کی چھاتیاں کاٹ ڈالی گئیں، ایک خاتون کا سات ماہ کا حمل نکال کر اس کی چھاتی پر رکھ دیا گیا، وانٹم خاندان کے سر اتار کر ایک میز پر سجا دیے گئے اور ان کی آنتوں کو ایک جگہ ڈھیر کردیا گیا، ایک خاتون کے جسم کے تین حصے کاٹ ڈالے گئے، ان کے دو سالہ بچے کو بیچ سے چیر دیا گیا، ایک خاندان کے افراد کو قتل کرکے ان کا قیمہ بنایا گیا۔ غرضیکہ ظلم وستم کی سرحد وسیما عبور کرکے آج بھی ظالم مسکرا رہے ہیں۔ (ایضا، ص: ۳۰۶/۳۰۷)

سوال : بتایئے کمپوچیا میں کمیونسٹوں کے اقتدار کے بعد کتنے افراد مارے گئے؟

جواب : دس (۱۰) لاکھ افراد مارے گئے۔ (ایضا)

سوال : تبیر کا انچارج ایک کمیونسٹ لیڈر بیرن سمیٹ جس کی تقریر نہ سننے کی وجہ سے جمعہ کی نماز پڑھنے پر مسلمانوں کو شہید کردیا گیا تھا بتایئے یہ واقعہ کب پیش آیا؟

جواب : جون ۱۹۷۵ء میں۔ (ایضا، ص: ۳۰۹)

اب ذیل میں چند دوسرے ممالک اور علاقوں کے احوال ذکر کیے جاتے ہیں جہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا تھا۔

لیبریا:۔ یہاں پانچ سو بے گناہ مسلمانوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔

گنی:۔ میں عیسائیوں نے ایک سو نوے مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ سنڈے ٹائمز لندن ۱۳/ جنوری ۱۹۹۱ء کے مطابق آٹھ ہزار لڑکیوں کے ساتھ بدسلوکی کی۔

لائبریا:۔ میں ایک ہزار سے زائد مساجد اور اسکول جلا کر راکھ کر ڈالے گئے۔

افغانستان:۔ روس کے آتے ہی کمیونسٹوں نے افغانوں پر ظلم شروع کر دیا تھا۔ سیکڑوں جہاز، ہیلی کاپٹر استعمال ہوئے، کیمائی ہتھیار استعمال ہوئے، لاکھوں بارودی سرنگیں بچھائی گئیں، پندرہ لاکھ افغانی مجاہدین شہید کر دیے گئے، دس لاکھ کمسن بچے، بوڑھے، جوان بارودی سرنگوں کا شکار ہوئے، جدید زہریلی گیس سے شہید ہونے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، دس ہزار پھول جیسی نرم و نازک بچیوں اور پردہ نشین خواتین کی عزتوں پر ہاتھ ڈالا گیا۔ لیکن اس کے باوجود افغان مجاہدین کے ہمت و حوصلہ کہ شہید ہوتے رہے، خون بھی دیتے رہے لیکن اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے لڑتے رہے۔ آخر روسیوں کو ذلیل و خوار ہو کر وہاں س بھاگنا پڑا اور جنگ کی برکت سے کئی ریاستیں بھی آزاد ہو گئیں۔ اب دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے۔ حامد کرزئی کی کمانڈری میں مجاہدین کیا گل کھلا رہے ہیں اور امریکہ و برطانیہ کو کس طرح شکست فاش ہوتی ہے۔ خدا کی مدد اور اس کی رحمتوں کا انتظار کیجئے، ایمان و عقیدہ کی پختگی کے ساتھ عزم جواں لے کر آگے بڑھتے رہئے پھر تمہیں کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی ہے۔ اسی افغانستان میں ۲۲/اپریل ۱۹۷۹ء کو افغان مجاہدین میں سے پندرہ سو نو جوانوں کو لکڑی کے صندوق میں بند کر کے دریا میں پھینک دیا گیا، دس ہزار افغان طلباء کو زبردستی جیل روانہ کیا گیا، بارودی سرنگوں کو عبور کر کے دشمن کے مورچے تک پہونچنا معمولی بات نہیں مگر دیکھئے ان کی جواں مردی اور اولوالعزمی ایک مجاہد آگے بڑھا اور پھر مائن پر آ کر شہید ہو گیا۔ دوسرا بڑھا وہ بھی شہید ہو گیا۔ تیسرا بھی شہید ہو گیا اس طرح دشمن تک پہونچے میں ستر مجاہدین کامیاب ہو جاتے ہیں مگر ان کے بکھرے ہوئے اعضاء اور جسم کے ٹکڑوں کو دیکھ کر پیچھے والوں میں کوئی کمزوری اور بزدلی نہ آئی بلکہ شوقِ شہادت

اور بڑھا اور شہید ہونے والے ستر مجاہدین نے پُل کا کام انجام دیا جس کے اوپر سے مجاہدین گزر کر دشمن تک پہونچ جاتے ہیں۔سچ ہے

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا (ایضا)

ایک ضروری بات:۔ موجودہ حالات جو افغانستان کی ہے وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہے ہمیں مجاہدین کے حوصلے اوران کی بہادری کا اقرار ہے۔طالبان کا نام بھی کسی سے مخفی نہیں اور ان کا چیف کمانڈر اسامہ بن لادن سعودی نژاد بھی غیر معروف نہیں لیکن یہ بات یقین اور دعوے کے ساتھ میں لکھ رہا ہوں ک اسامہ بن لادن اس دنیا کا سب سے بڑا وہابی اور وہابی عقیدے کا پرچارک ہے جس نے افغانستان میں نوّے فیصد لوگوں کو وہابی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا اور لوگ اس کے خوف و دہشت یا مالی تعاون کی وجہ سے راہِ حق سے برگشتہ ہوتے رہے(قادری)۔

سوال : ڈنمارک سے ڈینش اخبار شیلا ند پوسٹین نے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کب گستاخی کی؟

جواب : ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کو۔مگر عالم اسلام کے شدید احتجاج اور مظاہرے کی وجہ سے وہ اخبار اپنے مالک کے لیے وبالِ جان بن گیا اور ملک ڈنمارک کے خلاف ہر کس و ناکس نے اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا۔ (ماہنامہ کنزالایمان، دہلی، ۲۰۰۵ء)

سوال : دہلی کی تاریخی جامع مسجد میں ۲۰۰۶ء کی کس ماہ وتاریخ میں دھماکے ہوئے؟

جواب : ۱۴ فروری ۲۰۰۶ء بروز جمعہ کو۔

سوال : دہلی کی تاریخی جامع مسجد میں دھماکے کے بعد ۱۵ اپریل ۲۰۰۶ء کو حکومتِ ہند کے کس پارٹی کے وزیر اعظم نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے خطاب کیا؟

جواب : کانگریس پارٹی کے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے۔اس سے قبل ماضی میں مسجد کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے اور مسجد کے ممبر پر بٹھا کر ہندوؤں کے بڑے لیڈر کو تقریر کا موقعہ

فراہم کیا گیا ہے۔ ؎ آہ اسلام ترے چاہنے والے نہ رہے

سوال : گاندھی جی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب : جب میں اس عظیم شخص کی سیرت کا مطالعہ کرتا ہوں تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں چوں کہ یہ ممکن نہیں کہ میری طرح حقیقت کا متلاشی کوئی بھی شخص اس یکتائے روزگار شخصیت کے روبرو سرنگوں نہ ہو جس نے ہمیشہ صرف انسانیت کی فلاح کے لیے کام کیا ہے۔

سوال : آریہ سماج لیڈر شاتمِ رسول سردھانند جس نے شدھی تحریک کی بنیاد ڈالی تھی اس کی دریدہ ذہنی پر کس نوجوان نے کب اسے گولیوں سے چھلنی کر ڈالا تھا؟

جواب : قاضی عبدالرشید نے ۱۷ر ستمبر ۱۹۲۷ء کو۔ جس کی پاداش میں پھانسی کے پھندے کو چومنا پڑا تھا۔ (ماہنامہ کنزالایمان دہلی، ۲۰۰۶ء)

سوال : حیدرآباد سندھ میں ناتھورام نامی آریہ سماجی کی گستاخی کی جرأت پر کس عاشقِ رسول نے بھری عدالت میں اس بدبخت کو قتل کر کے مسلمانوں کی طرف سے کفارہ ادا کیا؟

جواب : ۱۹۳۴ء میں عبدالقیوم کوچوان نے۔ (خطباتِ محرم، ص:۱۸)

؎ جو جان مانگو تو جان دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا کہ نبی کا جاہ و جلال دیں گے

نوٹ : عبدالقیوم کوچوان وہ شخص ہے جو وکٹوریہ گاڑی چلاتا تھا۔ پورے شہر کراچی اور حیدرآباد سندھ میں اس کا کوئی مونس و غم خوار نہ تھا۔ اگر کوئی دوست تھا تو صرف اس کا گھوڑا موتی تھا وقت کے ماہر قانون بڑے بڑے بیرسٹوں نے عبدالقیوم کے مقدمے کی پیروی کرنی چاہی اور بیان بدلنے کو کہا، منت وسماجت کی مگر عبدالقیوم کا ایک ہی جواب تھا کہ میں نے جان بوجھ کر مرتبۂ شہادت خریدا ہے۔ آپ اس نعمت سے مجھ کو محروم کرنے کی کوشش نہ کریں پھر دنیا نے دیکھا کہ جب عبدالقیوم کا جنازہ اٹھا تو پچیس لاکھ سے بھی زیادہ افراد نے شریک ہو کر اس شہیدِ محبت کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ چھتوں اور بالا خانوں سے عورتیں آنچلوں سے آنسو پونچھتی جاتی تھیں اور پھول نچھاور کرتی جاتی تھیں یہ ہے اعجاز

رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس نے خاک کے ذرّے کو آفتاب بنا دیا۔

ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی

وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی (ایضا)

سوال : گڑگاؤں ہریانہ میں حیوانات کے ایک ڈاکٹر رام گوپال حیوانیت کا مظاہرہ کیا تو اس کا علاج کس مردِ جاں باز نے کی؟

جواب : غازی مرید حسین نامی ایک غیور مسلمان نے سن ۱۹۳۶ء میں۔ (ایضا)

سوال : لاہور پاکستان میں کرشنا نامی بدذات نے رنگیلا رسول نامی کتاب لکھ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کرنی چاہی تو مشہور ہے کہ ایک جیالے مسلمان کی ماں نے اپنے جوان بیٹے کو اس کے قتل پر روانہ کیا تھا۔ بتایئے کس انداز میں ماں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کیا تھا؟

جواب : ''تو جا اور اس شیطان کو قتل کر دے ورنہ میں تیرا دودھ معاف نہیں کروں گی'' اس نوجوان نے اپنی ماں کے دودھ کا حق ادا کر دیا اور کرشنا نامی ملعون کو واصلِ جہنم کر دیا۔

سوال : شہنشاہ اکبر نے مختلف مذاہب کی تعلیم، رسوم و رواج اور نظریات کی آمیزش سے کب ایک نئے مذہب دین الٰہی کی بنیاد ڈالی تھی؟

جواب : سترھویں صدی میں وحدت ادیان کا گمراہ کن شوشہ چھوڑا تھا جس کے نتیجے میں کلمہ طیبہ "محمد رّسول الله" کی جگہ "اکبر خلیفة الله" پڑھا جانے لگا، خنزیر اور کتوں کا احترام شروع ہو گیا، زمین بوسی کے نام سے سجدے کا آغاز ہوا، غیر مذاہب میں شادی بیاہ عام ہونے لگی، پردے پر پابندی لگی اور بے حجابی عام ہو گئی، شراب نوشی، جوئے بازی کا فروغ ہوا، ہندو مسلم ایکتا کا نعرہ لگا اور اسلامی شعائر کا عام مذاق اڑایا جانے لگا۔ اس کفر والحاد کے سیلاب پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اگر بندھ نہ باندھا ہوتا تو مسلمانوں کا مذہبی تشخص دم توڑ چکا ہوتا۔ (ماہنام جام نور دہلی، ۲۰۰۶ء)

سوال : جاپان کے دو بڑے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی کو ایٹمی ہتھیار سے کس جنگ میں تباہ کیا گیا؟

جواب : دوسری عالمی جنگ میں۔

سوال : ملک ہندوستان کی تاریخ میں بھیانک ترین سکھ مخالف فسادات کب رونما ہوئے؟

جواب : ۱۹۸۴ء میں۔

سوال : ۱۹۸۷ء میں اتر پردیش کے کن شہروں میں مسلم کش فسادات ہوئے؟

جواب : میرٹھ اور ملیانہ میں۔

سوال : بھاگلپور میں کب فساد ہوا؟

جواب : ۱۹۸۹ء میں۔

سوال : ۲۱ر اپریل ۲۰۰۶ء کو نجمہ بی بی مقدمے میں سپریم کورٹ نے غیر معمولی فیصلہ دیتے ہوئے شریعتِ اسلامیہ کا کس طرح مذاق اڑایا؟

جواب : فتوے میاں بیوی کو ساتھ میں رہنے سے نہیں روک سکتے۔ (ہفت روزہ نئی دنیا دہلی، یکم تا ۷ر مئی، ۲۰۰۶ء، ص: ۵)

نوٹ : واضح ہو کہ اڑیسہ کے بھدرک شہر میں شیر محمد نامی ایک شخص نے اپنی بیوی نجمہ کو تین بار طلاق دینے کے بعد بھی وہ اپنی طلاق شدہ بیوی کو اپنے گھر میں رکھے رہا۔ اہلِ محلّہ کے پنچائت بلانے اور اسلامی شریعت کے ماہرین سے رائے لینے کے بعد آئین شرع سے آگاہ کیا گیا مگر شرعی پنچائت فیصلے کے خلاف نجمہ بی بی نے ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹ کھٹایا جہاں اسے مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بعدہٗ سپریم کورٹ پہونچ گئی جہاں کے جج نے شریعت اسلامیہ کی توہین کرتے ہوئے مندرجہ بالا فیصلہ سنایا اور یہ بھی کہا کہ محض زبانی طور پر طلاق کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ملک ہندوستان میں ایسے غیر معمولی فیصلے ملک کی بڑی بڑی عدالتوں میں ہوتی رہتی ہیں اور اسلام و شریعت کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں۔

سوال : ممبئی جیسے صنعتی شہر میں اعلیٰ پیمانے پر دنگا کب ہوا؟

جواب : ۱۹۹۳ء میں۔ (ایضاً ص: ۱۹)

سوال : مرادآباد کی عیدگاہ اور میرٹھ، ملیانہ میں مسلم دشمنی کا ننگا ناچ کس سن میں پیش کیا گیا؟

جواب : ۱۹۸۰ء میں۔ (ایضا)

سوال : بہار شریف، رانچی، جمشید پور اور بھاگلپور کا بھیانک فساد کب رونما ہوا؟

جواب : ۱۹۸۷ء میں۔ (ایضا)

منقبت

قیادت جس پہ نازاں ہے وہ بطل حریت ہیں آپ
جہاں کو فخر ہے جس پر وہ شان سنیت ہیں آپ
یقیناً فضل حق سے آپ ہیں، احسان آقا کا
زبان فارسی، عربی کے اک نورِ ثبت ہیں آپ
"یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم"
جہادِ زندگانی کی انوکھی شخصیت ہیں آپ
کئی صدیوں پہ اپنی فکر کے اثرات چھوڑے ہیں
مثالی ماہر قانون، قاطع نجدیت ہیں آپ
کیا بدمذہبوں کا رد، بچایا دین و مسلک کو
ہماری فکر صادق کے نشان تقویت ہیں آپ
بہادر شاہ کے دربار کے ایک معتمد عالم
فرنگی ظالموں کے سر پہ برقِ تعزیت ہیں آپ
دیا فتویٰ وہ تاریخی کہ آیا انقلابی رنگ
جہادِ حریت کی سچ کہوں تو ماہیت ہیں آپ
دکھائی تھی عدالت میں انوکھی ہمت مرداں
اگر احسن لکھے تو ہے بجا کہ حریت ہیں آپ

توفیق احسنؔ برکاتی

غازی کتاب گھر کی مطبوعات

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
اسلامی ہیرے یعنی سنی کوئز	200	ماں کا آنچل	30
گستاخ قلم	30	لعاب دہن مصطفیٰ ﷺ	20
انوار قرآنی	20	اصحاب کہف	10
مجرم عدالت میں	70	فاتحہ امام جعفر صادق	10
شب برأت	15	منافقین	40
تحفۂ رمضان	10	اندھے نجدی دیکھ لے	60
برق رضویت بر فتنۂ وہابیت	15	مقام اعلیٰ حضرت	60
برق وحدت بر فتنۂ نجدیت	40	تاریخی کہانیاں	180
تحفۂ نکاح	40	اصلی سیدہ بی بی کی کہانی	10
اصلی دس بیبیوں کی کہانی	10	فضائل مجموعۂ نماز	60
دشت کربلا	40	فاتحہ کا صحیح طریقہ	10
شہیدانِ کربلا	10	قبر سے جنت تک	30
بہشتی زیور پر رضوی ایٹم بم	20	علمائے دیوبند کی کہانی انہیں کی زبانی	20
غازی قاعدہ	15	غازی قاعدہ مکمل	30
آپ کا مدرسہ اول	15	آپ کا مدرسہ دوم	20
آپ کا مدرسہ سوم	30	بہار رحمت اول	20
سنی کوئز ہمارے آقا ﷺ	50	انبیائے کرام علیہم السلام اول	35
انبیائے کرام علیہم السلام دوم	35	انبیائے کرام علیہم السلام سوم	35
خلفائے راشدین	35	صحابۂ کرام وصحابیات	45
معلومات عامہ	45	داستان ظلم وبربریت	35
ازواج طیبات	35	آئینۂ قیامت (علامہ حسن رضا خان بریلوی)	40
مسئلۂ تکفیر اور امام احمد رضا (شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی)	30	چہل حدیث	20

PUBLISHER

GHAZI KITAB GHAR

GANGOL BAZAR, BAHRAICH SAHRIF, U.P. (INDIA)

Rs. 35/=

Design by.. NIZAMI GRAPHICS CELL - 9582458244